امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

# نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 01 مورخہ ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق ۶ جنوری ۲۰۱۹ء روز سوموار

## اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ ازواج مطہرات کا مختصر تعارف
■ اسلامی تہذیب کی خصوصیات
■ جانوروں کا درد
■ زندہ قوموں کا طرز عمل
■ آب وہوا کی تبدیلی سے......
■ اخبار جہاں، ہفتۂ رفتہ، ملی سرگرمیاں

### بین السطور

**مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی**

## غیر محفوظ رازداری

اللہ رب العزت نے ہر انسان کی جسمانی ساخت یکساں رکھی ہے، رنگوں اور قد و قامت کی بڑائی چھوٹائی کے باوجود ذہن ودماغ جو انسانی حرکات وسکنات، اعمال وافعال کی ڈائریکٹری ہوتی ہے، اس کی کارکردگی کو اس قدر پرائیویسی اور محفوظ زمرہ میں رکھا کہ بیوی بچے اور قریب رہنے والے لوگ بھی ذہنی اور دماغی منصوبے تک نہیں پہونچ سکتے، انسان جتنے راز کا افشا چاہتا ہے اور زبان کھولتا ہے، اتنے ہی راز سے دوسرا شخص واقف ہوسکتا ہے، ناممکن ہے کہ آپ کے دل ودماغ سے ماضی کے رکارڈ اور مستقبل کے منصوبے کو بغیر آپ کی اجازت سے نکال لیا جائے۔ لیکن اب ہپناٹز کی طرح بعض طریقے ایسے ایجاد ہوگئے ہیں جو آپ کے شعور کو سلا دیتے ہیں اور تحت الشعور میں دبی باتوں کو کھنگالنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، یہ طریقہ عادی مجرمین اور خوفناک قسم کے ملزمین پر استعمال کیا جاتا ہے، البتہ اس کے لئے بھی عدالت کی طرف محکمۂ پولیس کو رجوع کرنا پڑتا ہے، اور عدالت کی اجازت کے بعد ہی بغیر ملزمین کی مرضی کے مصنوعی طریقوں کا استعمال کرکے ان کے راز اگلوائے جاسکتے ہیں۔

جب سے کمپیوٹر اور نیٹ کی سہولتیں دستیاب ہوئی ہیں، ہماری تمام سرگرمیاں اس میں محفوظ ہوتی جاتی ہیں، ہم نے کس کو فون کیا، کس سے کتنی دیر بات ہوئی، سوشل میڈیا پر کتنا وقت لگایا اور کس کس طرح کے لوگوں تک پہونچے، دن ورات میں کیا کرتے رہے، سب کی ''ہسٹری'' محفوظ رہتی ہے، اور کسی کے لئے بھی ممکن ہے کہ وہ ان سرگرمیوں کے سلسلہ میں آپ کے کمپیوٹر، موبائل، فیس بک وغیرہ پر ''ہسٹری'' دیکھ کر معلوم کرلے، البتہ اب تک کسی کو اجازت نہیں تھی کہ وہ آپ کی بلا اجازت آپ کے موبائل اور کمپیوٹر کو کھنگالے، چوری چھپے یہ کام موبائل نمبر اور آئی ڈی کو ہیک کرکے مجرمین کرتے تھے، لیکن یہ سائبر کرائم کے زمرے میں آتا تھا اور معلوم ہونے پر دستور کے مطابق سزا بھی ہوتی تھی۔

لیکن اب افشاء راز کے لئے نہ آپ کی اجازت کی ضرورت ہے، اور نہ سائبر کرائم کرنے والے کی، اب ملک کے تمام کمپیوٹر حکومت کی نگرانی میں آگئے ہیں، وزارت داخلہ نے نجی حقوق سے متعلق دستوری ہدایات واحکام کو بالائے طاق رکھ کر دس مرکزی ایجنسیوں کو ''ڈیٹا'' کی تفتیش کا اختیار دے دیا ہے، خفیہ بیورو (آئی بی)، ای ڈی، سی بی ڈی ٹی، ڈی آر آئی، سی بی آئی، این آئی اے، را، ڈائرکٹر آف سگنل انٹلی جنس اور دہلی پولس کے پاس ملک بھر میں چل رہے سبھی کمپیوٹر کی نگرانی کا اختیار منتقل ہوگیا ہے، یہ حکم شہریوں کے رازداری کے حقوق کے خلاف ہے، یہ ایک آمرانہ رویہ ہے، جس سے ہندوستان پولس اسٹیٹ میں تبدیل ہوجائیگا، اور پولس اس معاملہ میں کس قدر بدنام ہے اسکے بارے میں پورا ہندوستان جانتا ہے، وزارت داخلہ نے ان ایجنسیوں کو کمپیوٹر کی نگرانی، اس کے راز نکالنے اور فون ٹیپ کرنے تک کے اختیارات دیدیئے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ کسی کی کوئی بات راز میں نہیں رہ سکتی ہے، بعض اہم معاملہ میں وزارت داخلہ کے سکریٹری سے اس کام کے لئے اجازت طلب کرنی ہوگی، لیکن اہم معاملے آج کل سماجی کم، سیاسی زیادہ ہوتے ہیں، رہ گئی بے چاری عوام تو اس کے اوپر ایجنسیاں جب چاہے شب خون مار سکتی ہیں، اور انفارمیشن ٹکنالوجی نے بہت سارے ناممکنات کو ممکن بنا دیا ہے، اب آپ کے لئے ممکن ہے کہ سر کسی کا، دھڑ کسی کا اور سرگرمی کسی کی یک جا کرکے ویڈیو بنالیں اسے وائرل کردیں، جب تک آپ اس کی تردید کے لئے ثبوت فراہم کریں گے آپ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوں گے، اور اب آپ یہ ثابت کرتے رہئے کہ یہ آپ نہیں ہیں یا جو مال آپ کے گھر سے نکلا ہے وہ کوئی لانچر نہیں ہے وہ تو پھونکنی تھی اور جس پتھر کو بم ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے وہ مصالحہ پیسنے کا گھریلو ایک پتھر ہے جسے دیہات میں سِلوٹ کہتے ہیں، اور وہ جو ایک لمبا سا پتھر آئی ڈی والے اٹھالے گئے ہیں وہ توپ کا گولا نہیں مصالحہ پیسنے کا پتھر ہے جسے لوڑھی کہتے ہیں، جیسا امروہہ میں ہوا، اسی وجہ سے تمام حزب مخالف اس کالے قانون کے خلاف ہے اور ان کی نظر میں یہ حکومت کا مجرمانہ رویہ ہے، جس کے ذریعہ ہر شہری کی جاسوسی کی جاسکتی ہے، قومی سلامتی، خودمختاری، اور ملکی اتحاد پر خطرات منڈلانے کی صورت میں وزارت داخلہ کی اجازت سے پہلے بھی کسی کے کمپیوٹر کو کھنگالا جاسکتا تھا، انفارمیشن ٹکنالوجی سے متعلق ایکٹ میں اس کی صراحت ہے، لیکن یہ معاملہ عام لوگوں تک نہیں پہونچتا تھا، موجودہ حکم اور ہدایت نامہ میں قومی سلامتی وغیرہ کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔ اس لئے اس کا دائرہ عام آدمی کے نجی رازداری کے حقوق تک وسیع ہوگیا ہے، جو نجی راز کے تحفظ سے متعلق حقوق کے خلاف ہے، اور اس سے عام کمپیوٹر استعمال کرنے والے لوگوں کی پریشانی میں اضافہ ہوگا۔

## کرایہ کی کوکھ

رحم مادر کو کرایہ پر حاصل کرنے کا جو بل ۲۰۱۶ء سے زیر التوا تھا، پارلیامنٹ نے مختلف ترمیمات کے ساتھ اسے پاس کردیا ہے، اس قانون کے حوالے سے مشروط طور پر کسی عورت کی بچہ دانی بچہ کی تخلیق کے لئے کرایہ پر حاصل کی جاسکے گی، ارکان پارلیمان کا احساس تھا کہ اس سے خلقی اور صنفی طور پر بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم مرد وعورت کو سہولت ملے گی اور ان کی دیرینہ خواہش کی تکمیل ہوگی، اور مشروط ہونے کی وجہ سے اسے کمرشیل بنانے سے روکا جاسکے گا، بل میں کسی قریبی رشتہ دار کے رحم کو ہی مستعار لینے کی بات کہی گئی ہے، شادی سے پانچ سال تک اگر اولاد نہ ہو اور ڈاکٹر اس بات کی تصدیق کریں کہ یہ جوڑا خلقی طور پر بچہ کی تولیدی صلاحیت سے محروم ہے تو وہ کسی عورت کے رحم کو کرایہ پر لے کر اس سے بچہ حاصل کرسکیں گے، اس بل پر بحث میں صرف نو ارکان نے حصہ لیا، بحث صرف سوا گھنٹہ چلی اور شور شرابے ہنگامے کے بیچ اسے پاس کردیا گیا، اس بل کے سلسلہ میں بعض ارکان پارلیمان اس قدر پُر جوش تھے کہ ان کی خواہش تھی کہ اس بل میں ہم جنس پرستوں اور لیوان میں رہنے والے جوڑوں کو بھی شامل کیا جانا چاہئے بعض ارکان کی تجویز تھی کہ اس میں صرف ملکی لوگوں کو اجازت دی گئی ہے، جب کہ ہندوستان کے بہت سارے لوگ باہر رہتے ہیں ان کی اولاد کی خواہش کا خیال رکھتے ہوئے ان کو بھی اس بل میں شامل کیا جانا چاہئے، تلنگانہ راشٹریہ سمیتی کے ڈاکٹر بی ان گوڑ نے اسکے جواز کے لئے ہندوستانی تہذیب وثقافت کا حوالہ دیا اور کہا کہ یہ ہندوستانی روایات کے خلاف نہیں ہے، کیونکہ کرشن جی کے بھائی بلرام کی پیدائش اسی طریقہ سے ہوئی تھی۔

کرایہ پر کوکھ حاصل کرنے کے عمل کو سیروگیسی کہتے ہیں، مرد وعورت کی تولیدی صلاحیت میں نقص ہونے کی صورت میں اولاد کے خواہش مند حضرات اپنا مادہ منویہ مصنوعی طریقہ سے کرایہ پر لی گئی عورت کے رحم میں ڈلوادیتے ہیں جس سے وہ عورت حاملہ ہوجاتی ہے، نو ماہ گذرنے کے بعد وہ عورت اس مرد کے بچے کو جنم دیتی ہے اور وہ خاندان بچہ لے کر چلا جاتا ہے، اور کرایہ کی مدت ختم ہوجاتی ہے، جس عورت نے اسے پیدا کیا اس کا تعلق صرف کرایہ تک ہی محدود رہتا ہے اور اس کو پیٹ میں رکھنے اور پیدائش کے عمل سے جو محبت اس بچے سے ہوئی اس کا گلہ گھونٹ دیا جاتا ہے، اس کی وجہ سے بعض دفعہ کرایہ والی ماں اپنا دماغی توازن کھودیتی ہے اور اس بچے کو تلاشتی رہتی ہے، جس کو اس نے پیدا کیا تھا، ہندوستان میں اسی فی صد سروگیسی تجارتی نقطۂ نظر سے کیا جارہا ہے، اس کے لئے ایجنسیاں کام کرتی ہیں، بعض وہ لوگ بھی اسی طرح اولاد حاصل کرتے ہیں، جن کی بیویاں اپنے حسن کی بقا کے لئے بچہ نہیں پیدا کرنا چاہتیں، ایسا فلمی دنیا میں زیادہ ہوتا ہے، کتنی فلمی ہستیوں کی اولادیں اسی طرح کہ کرائے کی کوکھ سے حاصل ہوئی ہیں، سروگیسی یعنی کوکھ کرائے پر لے کر بچہ پیدا کرنے کا جو عمل ہے وہ اسلام کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے، کیونکہ یہ دوسرے کے مادہ منویہ کو بغیر نکاح کے رحم میں ڈالنے کے ذریعہ ہوتا ہے، کبھی باہر میں ٹیوب میں تولید کرکے رحم میں ڈالا جاتا ہے، جو بے حیائی کے زمرے میں آتا ہے، اور اسلام اسے گوارہ نہیں کرتا، اس کے علاوہ اسلام کا تصور یہ ہے کہ بچہ جس عورت کے رحم سے پیدا ہوگا وہی اس کی ماں ہوگی، اب کرایہ پر بچہ پیدا کرنے کے بعد غلط ہی صحیح وہ عورت ہی اس کی ماں ہوگی اور شرعاً وہ عورت جس مرد کی بیوی ہے وہ اس کا باپ قرار پائے گا، اس طرح اس عمل سے اس کا باپ بھی وہ نہیں رہے گا جس کے مادہ منویہ کا استعمال ہوا ہے اور وہ عورت بھی ماں نہیں قرار پائے گی جس کے بیضہ کا استعمال کیا گیا ہوگا، اب جب کہ باپ بھی دوسرا قرار پایا اور ماں بھی کرایہ کی کوکھ جس نے دیا وہ ہوگئی تو سروگیسی کا فائدہ کیا ہوا، اس کے علاوہ وراثت کے بہت سے مسائل بھی اس کی وجہ سے پیدا ہوں گے جو سماج کو اختلاف وانتشار میں مبتلا کریں گے، بعض سوالات جو احقر کے پاس آتے رہتے ہیں، اس میں بعض مسلم مردوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ دوسری عورت سے اسی غرض سے نکاح کرلیا اور بچہ کی تولید کے بعد اسے طلاق دے دیا، یہ طریقہ بھی شریعت کی نگاہ میں نکاح مؤقت ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہے اور اگر اس کی حوصلہ افزائی کی گئی تو یہ دھیرے دھیرے مروجہ حلالہ کی طرح ہوجائے گا اس لئے بندے کو صبر وشکر کے ساتھ زندگی گذارنی چاہئے کیونکہ اللہ ہی لڑکا دیتا ہے اور اللہ ہی لڑکی دیتا ہے، کسی کو دونوں دیدیتا ہے اور کسی کو بانجھ رکھ دیتا ہے، ہمیں اللہ کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہئے اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے، کیونکہ اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔

## اصل وجہ

''دنیا میں غیروں کی طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم نے اللہ تعالی سے اپنے رشتہ کو کمزور کر دیا، مسلمان جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے کامل طور پر وابستہ تھے تو غیروں کے دل ان سے مرعوب تھے، ان کی یہ وابستگی جب کمزور ہوگئی تو یہ مرعوبیت بھی ختم ہوگئی، بیس سال پہلے، پندرہ سال پہلے کسی کو یہ جرأت نہیں تھی کہ اس قسم کی شرارت کرے، کسی حکومت کو بھی یہ جرأت نہیں ہوتی تھی'' (مولانا محمد سلیم دھورات، برطانیہ)

## بلا تبصرہ

''صورت حال یہ ہے کہ سرکاری منصوبے زمینی سطح پر پچاس فی صد سے زیادہ صحیح لوگوں کے پاس نہیں پہونچ پاتے، حزب مخالف بھی ترقی کے مسئلہ پر سیاست کرنے کے بجائے دوسرے مسئلوں پر اپنا وقت صرف کرتا ہے، حزب مخالف کی حیثیت سے تو سیاست داں ترقی کی اندیکھی کو خوب اچھالتے ہیں، مگر جب خود اقتدار میں ہوتے ہیں تو بدعنوان لوگوں کو بچاتے نظر آتے ہیں، صاف ہے کہ سیاست دانوں کی منشا اور ارادوں میں ہی کھوٹ ہے'' (روی کمار چندرونشی، ہندوستان یکم جنوری ۲۰۱۹ء)

# اللہ کی باتیں ---- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

## اچھی بات بھی صدقہ ہے:

﴿اپنے رب کی بخشش اوراس کی جنت کی طرف دوڑو، جس کی وسعت آسمانوں اورزمین کے برابر ہےاور جو فرماں برداروں کے لیے تیار کی گئی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جوخوشحالی میں بھی اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں اور تنگ دستی میں بھی ،غصہ پیتے جاتے ہیں،لوگوں سے درگذر کرتے ہیں اوراللہ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے﴾ (آل عمران:۱۳۴)

**مطلب** :خالق کائنات نے اس آیت میں متقیوں کے کچھ اخلاقی اوصاف بیان فرمائے ہیں اورانہیں جنت کی بشارت سنائی ہے، مذکورہ آیت میں اپنے نیک اورمقبول بندوں کی تین صفتیں بیان کی ہیں پہلی صفت یہ بیان کی کہ خوشحالی اورتنگ دستی میں اپنی استطاعت کے مطابق راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں،خوشحالی میں خرچ نہ کرنا بخل کی علامت ہےاورتنگ دستی میں خندہ روئی سے معافی کا خواستگار رہونا باعث اجروثواب ہے، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے لکھا ہے کہ یہی وہ حالتیں ہیں جن میں عادۃً انسان خدا کو بھول جاتا ہے، جب مال ودولت کی فراوانی ہوتی ہے تو عیش میں خدا کو بھول جاتا ہےاور جب تنگی اور مصیبت ہوتو بسااوقات اسی کی فکر میں خدا سے غافل ہوجاتا ہے، دوسری صفت یہ ہے کہ غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھتے ہیں، گویا غصہ تو ہو لیکن وہ اس کی بردباری پر غالب نہ ہونے پائے، یہ صحیح ہے، خلاف طبیعت باتوں پر غصہ آنا ایک فطری بات ہے، مگراس کو کنٹرول کرنااس سے بھی بڑا عمل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک نفسیاتی تدبیر بتلائی ہے کہ جب تم میں سے کسی کو کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آئے تو چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے اوراگر بیٹھنے کی حالت میں غصہ آئے تو وہاں سے ہٹ جائے اوراگر پھر بھی یہ کیفیت باقی رہے تو وضو کرلے، چونکہ غصہ کی حالت میں خون میں تیزی، رگوں میں حرکت اورگرمی پیدا ہوجاتی ہے، اس میں ٹھنڈک پہونچا کر اسے اعتدال میں لایا جائے، اب جب کہ وضو کیا جائے گا تو اس سے دو فائدے ہوں گے: ایک یہ کہ نفسیاتی طور پر توجہ اورخیال کا رخ بدل جائے گا اوردوسرے یہ کہ پانی کی ٹھنڈک سے خون کی تیزی کم ہوجائے گی۔ تیسری صفت یہ ہے کہ زیادتی کرنے والوں اورغصہ کا سبب بننے والوں کو بالکل ہی معاف کردیتے ہیں اوراپنے دل میں اس کے خلاف کوئی بغض وکینہ نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت کی ایک صفت یہ بیان کی کہ جب انہیں غصہ آتا ہے تو لوگوں کو معاف کردیتے ہیں اورآخری بات یہ ہے کہ لعن وطعن کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں، یعنی کانٹے بچھانے والوں پر پھول برساتے ہیں، گویا اس ایک صفت میں تین صفتیں شامل ہیں، غصہ پر قابو پانا، تکلیف دینے والوں کو معاف کردینا، پھراس کے ساتھ احسان کا سلوک کرنا اور یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

## روزی اور عمر میں برکت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اوراس کی عمر میں برکت ہوتو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری، کتاب الادب)

**وضاحت** :اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال میں قوت تاثیر رکھی ہے، جب کوئی شخص اپنے قرابت داروں اوررشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہےاوراس سے لطف ومحبت سے پیش آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال ودولت میں فراخی وکشادگی اوررحمت وعمر میں برکت عطا فرماتے ہیں؛ کیوں کہ جب انسان اپنے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے تو اس کی خانگی زندگی پرکیف ہوتی ہے، ذہنی تناؤ ودباؤ سے دور رہتا ہے، دماغ خاندانی جھگڑوں سے فارغ رہتا ہے، وہ خوشگوار ٹھنڈے اورخنک سائے میں زندگی بسر کرتا ہے، جس کے نتیجہ میں مادی طور پر دولت میں اضافہ اورعمر میں ترقی اورخوشحالی آتی ہے، اس کے برخلاف جو شخص رشتہ داروں سے قطع تعلق رکھتا ہےاوررشتوں کو کاٹ دیتا ہے، وہ نحوست اورمصیبت میں مبتلا رہتا ہے، اس کا ذہن ودماغ خاندانی تنازعات میں ایسا گھرا رہتا ہے کہ تخریب کاری اوربغاوت پر آمادہ ہوجاتا ہے اوراسی سوچ وفکر میں صبح وشام لگا رہتا ہے، جس سے نفسیاتی طریقے پر ہمت وتوانائی کمزور پڑجاتی ہے، ایسا شخص اللہ کی رحمت سے بھی دور ہوجاتا ہے اورلوگوں کی نگاہوں میں گرجاتا ہے اورسب سے زیادہ محرومی کی بات یہ ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت سے محروم ہوجاتا ہے۔ اس لیے جو رشتہ داروں اورخویش واقارب کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے ہیں، ہاں اگر کبھی کسی معاملہ میں ذہنی ناہمواری ہوتی ہے تو اس سے اعراض کرتے ہیں اورتعلقات کو خوشگوار بنانے کی کوشش کرتے ہیں، ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اورعرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں؛ لیکن وہ نہیں کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں؛ لیکن وہ برائی اوربدسلوکی کرتے ہیں، میں حلم وبردباری سے کام لیتا ہوں؛ لیکن وہ جہالت سے پیش آتے ہیں، یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسے ہی ہو جیسا کہ تم نے بیان کیا تو گویا تم ان کو گرم راکھ کھلا رہے ہو اورتمہارے ساتھ ہمیشہ اللہ کی مدد ہے، وہ ان کی اذیتوں اورشرور کو دفع کرنے والا ہے، جب تک کہ تم اس صفت پر قائم ہو۔ (مسلم) گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نافرمانی اوربدسلوکی کرنے والے لوگوں کو پہونچنے والے گناہ کی کیسی تشبیہ دی ہے، اس سے ان لوگوں کو ویسے ہی تکلیف ہوگی، جس طرح گرم راکھ کھانے والے کو پہونچتی ہے، یہ جزا ان لوگوں کو ملے گی؛ کیوں کہ انہوں نے احسان کرنے والے مسلمان کے ساتھ بے وفائی کی ہے، احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ صلہ رحمی کرنے والا بدلہ اورصلہ کے طور پر صلہ رحمی کا جواب صلہ رحمی سے دینے کا متمنی نہ رہے؛ بلکہ جو جفا کرتا ہے، اس کے ساتھ وفا اوراحسان کرے اورقرابت داری کا حق ادا کرے، اس کی وجہ سے ہرگز رشتے ناطے نہ توڑے، جو قرابت داری کا حق ادا نہیں کرتا اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ کرے، خود انتقامی جذبہ نہ رکھے۔

# دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

## رحم مادر میں دوسرے کا مادہ تولید داخل کرنا

میرے مادہ تولید میں اولاد پیدا کرنے والے جراثیم نہیں ہیں، اور مجھے اولاد کی چاہت ہے کیا میں اولاد کے لئے بازار سے مادہ تولید خرید کر اسے اپنی بیوی کے رحم میں ڈالنا قبول کرلوں؟ کیا اس طرح اولاد پیدا کرنا درست ہوگا؟

الجواب ———— وباللّٰہ التوفیق

اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت حاصل کرنے کے لئے ''نکاح'' کا پاکیزہ طریقہ بتایا ہے، تاکہ میاں بیوی کے ملاپ سے بچے جنم لیں، یہی جائز طریقہ اورشریعت اسلامی کا منشاء ہے۔

بازار سے اجنبی مرد کا مادہ تولید خرید کر اپنی بیوی کے رحم میں ڈالنا اوراس طرح بچہ پیدا کرنا شرعا حرام ہے، غیرت ایمانی کے خلاف اور بدکاری کے مرادف ہے اس لئے آپ کے لئے ایسا کرنا حرام اور باعث گناہ ہوگا، آپ اچھے اور ماہر اطباء اورڈاکٹرز سے اپنا علاج کرائیں۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بلاوجہ طلاق دینا

شادی کے بعد مجھے ایک مرتبہ دورہ پڑا جو شدید گرمی کی وجہ سے تھا یہ دورہ صرف دو منٹ رہا، لیکن شوہر کا کہنا ہے کہ مرگی کی بیماری ہے، اس لئے اپنا سامان وغیرہ لے کر مجھ سے الگ ہو جاؤ جبکہ بیوی کو کوئی بیماری نہیں ہے اورشوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے، کیا شرعا ایسی حالت میں طلاق دینا صحیح ہے؟

الجواب ———— وباللّٰہ التوفیق

شریعت اسلامی میں کسی مسلم مرد کا کسی مسلم عورت کے ساتھ نکاح کرکے اس کے ساتھ عفت وپاکدامنی کی زندگی گزارنا محبوب اور پسندیدہ عمل ہے، یہ بات بہت بری ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو بلاوجہ طلاق دیدے اور میاں بیوی کے قیمتی رشتہ کو ختم کرکے اللہ کی ناراضگی کو مول لے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں محض ایک مرتبہ گرمی کی وجہ سے گرجانے کو بنیاد بنا کر طلاق دینا غلط ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## کپڑوں کے موزوں پر مسح کا حکم

اس زمانہ میں جو سوتی، اونی اورنائیلون کے موزے رائج ہیں، ان پر مسح کرنا کیسا ہے؟ ایسے امام کے پیچھے جو کپڑوں کے موزوں پر مسح کرنے کا عادی ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب ———— وباللّٰہ التوفیق

امت کے تمام مستند فقہاء ومجتہدین کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ باریک موزے جن سے پانی چھن جاتا ہو، یا وہ کسی چیز سے باندھے بغیر پنڈلی پر کھڑے نہ رہتے ہوں یا ان میں میل دو میل مسلسل چلنا ممکن نہ ہو، ان پر مسح جائز نہیں ہے، اور چونکہ ہمارے زمانہ میں جو سوتی، اونی اورنائیلون کے موزے رائج ہیں وہ باریک ہوتے ہیں، ان میں مذکورہ اوصاف نہیں پائے جاتے، اس لیے ان پر مسح کسی حال میں جائز نہیں ہے: ولا یجوز المسح علی الجورب الرقیق (البحر الرائق: ۱/۱۹۲) ایسے موزوں پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے، ان پر مسح کرکے نہ خود امام کی نماز درست ہوگی اور نہ اس کی اقتداء میں پڑھنے والے مقتدیوں کی۔

## تیمّم کن چیزوں پر کیا جاسکتا ہے؟

کن کن چیزوں پر تیمّم جائز ہے، اگر کپڑا یا برتن وغیرہ پر مٹی لگی ہوتو اس پر تیمّم کیا جاسکتا ہے۔؟

الجواب ———— وباللّٰہ التوفیق

زمین پر تیمّم جائز ہے، اسی طرح تمام ان چیزوں پر تیمّم جائز ہے جو مٹی کی قسم سے ہو جیسے ریت، پتھر، چونا، ہڑتال، سرمہ، گیرو وغیرہ اور جو چیزیں مٹی کی قسم سے نہ ہوں ان پر تیمّم جائز نہیں ہے، مثلاً سونا، چاندی، لوہا، لکڑی، کپڑا وغیرہ؛ ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہوتو ان پر بھی تیمّم جائز ہے۔ ومنها الصعيد الطيب، يتيمم بطاهر من جنس الأرض۔ كذا فى التبيين كل مايحترق فيصير رماداً كالحطب والحشيش ونحوهما و ماينطبع ويلين كالحديد والصفر والنحاس والزجاج وعين الذهب والفضةونحوها فليس من جنس الأرض وما كان بخلاف ذلك فهو من جنسها۔ كذا فى البدائع (هنديه: ۱/۶۲، بهشتی زيور ۱/۲۶)

## آنکھ کے آپریشن کی صورت میں غسل کیسے کرے

میری آنکھ کا آپریشن ہوا ہے ڈاکٹر کی ہدایت ہے کہ آپریشن والی آنکھ میں پانی کا ایک بوند بھی نہیں جانا چاہئے، ایسے میں اگر غسل کی حاجت ہوجائے تو غسل کس طرح کرنا ہوگا؟

الجواب ———— وباللّٰہ التوفیق

سر تو اس طریقے پر جھکا کر دھوئیں کہ چہرے پر پانی نہ پڑے سارا پانی نیچے زمین پر گر جائے اور ہاتھ بھگو کر اچھی طرح جھاڑ لیں پھر چہرہ کا مسح کرلیں اورجسم کے باقی حصے پر پانی پہنچالیں۔

اوراگر مذکورہ طریقے پر سر کا دھونا ممکن نہ ہو چہرہ اورآنکھ پر پانی پہنچ جانے کا ڈر ہوتو پھر سر کا بھی مسح کرلیں یعنی ہاتھ بھگو کر پورے سر، کان، پیشانی اور چہرہ پر پھیر لیں۔ تيمم لو كان أكثره اى أكثر أعضاء الوضوء عددا وفى الغسل مساحة مجروحا او به جدرى اعتبارا للأكثر وبعكسه يغسل الصحيح ويمسح الجريح وقال العلامةالشامى تحته: اذا كان يمكن غسل الصحيح بدون اصابةالجريح والا تيمم(الدر المختار)

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

# نقیب

ہفتہ وار
پھلواری شریف، پٹنہ

پھــــــلـــــــــواری شـــــــــریف

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 01 مورخہ ۳۰/ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق ۶/جنوری ۲۰۱۹ء روز سوموار

## شکرگذاری

اللہ رب العزت نے اس کائنات کو بنایا اور وہ تمام چیزیں فراہم کیں جو اسباب کے درجہ میں زندگی گذارنے کے لیے ضروری ہیں، پھر جب یہ کائنات سج سنور کر انسان کے رہنے لائق ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام اور ماں حوا کو روئے زمین پر بھیجا؛ تاکہ اس دنیا میں نسل انسانی کو فروغ ہو اور یہ کائنات آباد وشاداب رہے، چنانچہ انسانوں نے پوی دنیا کو آباد کیا، قدرت نے جو زمین میں مخفی صلاحیتیں رکھی تھیں ان کو کام میں لا کر اسے ترقی کے بام عروج پر پہونچا دیا، اب انسان ظلوم وجہول یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب میں نے کیا اور یہ ساری رونق ہمارے دم سے ہے، وہ یہ بھولتا جا رہا ہے کہ یہ ساری چیزیں اللہ نے ہمارے لیے مسخر کی تھیں، اس لیے ہم اس کو کام میں لا کر نیا جہان بناتے رہے، لیکن اگر اللہ ہوا کو روک دیتا، آکسیجن ہماری ناک سے نہیں گذرتا، پانی کے سوتے خشک ہو جاتے، زمین سے غلے نہیں اگتے اور ارد گرد کا ماحول خراب ہوتا تو ہم یہاں کام کیا کرتے؟ اپنی ہی زندگی دشوار تھی، ایسے میں انسان گھٹ گھٹ کر مر جاتا، اللہ رب العزت نے اپنی ان نعمتوں کے بارے میں واضح کیا کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمٰن میں اپنی مختلف قسم کی نعمتوں کا بار بار ذکر کیا اور فرمایا کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ رب العزت کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمارے لیے ان چیزوں کو مسخر کر دیا، اللہ رب العزت نے اس شکر گذاری پر نعمتوں میں اضافہ کا اعلان کیا ہے اور ناشکری پر سخت عذاب کی وعید وارد ہوئی، لیکن انسان انتہائی ناشکرا واقع ہوا ہے، عام حالات میں ان نعمتوں کی طرف اس کا ذہن منتقل ہی نہیں ہوتا، خیال اس وقت آتا ہے جب اک اک بوند پانی اور ایک ایک سانس کی لمبی قیمت چکانی ہوتی ہے اور تب جا کر انسان کی سمجھ میں آتا ہے کہ اگر ہم پوری زندگی ساری کائنات کی نعمتوں کو چھوڑ کر انہیں دو چیزوں کی شکر گذای میں اپنا سب کچھ قربان کر دیں تو بھی شکر ادا کرنے کا ہم حق ادا نہیں کر سکتے، واقعہ یہ ہے کہ دنیا کے سارے درخت کا قلم اور تمام سمندر کے پانی کو روشنائی کے طور پر استعمال کر لیں تو بھی مالک حقیقی اور پروردگار عالم کا حق ہم ادا نہیں کر سکتے، اس لیے بندہ کو چاہئے کہ وہ ہر حال میں شکر ادا کرتا رہے، مصیبت آئے تو صبر کرے اور آسائش میں ہو تو شکر کرے، پھر اس شکر کی ادائیگی کی توفیق بھی اللہ نے دی، اس لیے اس توفیق پر بھی شکر ادا کرے اور کرتا رہے، فلاسفہ کے یہاں دور وتسلسل ممنوع اور محال ہو تو ہوا کرے، اللہ رب العزت کے شکر کے باب میں تو تسلسل ہی اصل ہے، ہر دم، ہر آن اور ہر بال اللہ کی تعریف میں ہر وقت رطب اللسان رہے، یہی اللہ کا حق ہے اور بندے کی سربلندی کا مدار ومعیار بھی اسی پر ہے۔

## بڑے بے آبرو ہوکر

مسلم ممالک میں امریکیوں کی دخل اندازی کی روایت قدیم ہے، اس دخل اندازی کے ذریعہ کئی ملکوں کی حکومت کو تہ وبالا کرنے میں اس کا ہاتھ رہا ہے، روس کے سقوط کے بعد وہ اپنے کو پوری دنیا کا ''دادا'' سمجھتا ہے اور من مانی پالیسیوں کے ذریعہ حکومت کو سبوتاژ کرتا رہتا ہے، جب کسی میں رعونت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے اندر ماضی سے سبق لینے کی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے، اور دیر سویر اس کو منہ کی کھانی پڑتی ہے، کیونکہ اللہ کے گھر دیر تو ہوتی ہے اندھیر نہیں ہوتا۔

افغانستان اور شام میں امریکی افواج کی تخریب کاری امریکہ کی اسی پالیسی کا حصہ تھی شام اور افغانستان کی خانہ جنگی میں اس کی افواج نے کلیدی کردار ادا کیا، افغانیوں نے تو امریکی افواج کو پریشان کر کے رکھ دیا، شام کی حالت بھی کچھ الگ نہیں تھی، اس لئے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو یہ احساس ہو گیا کہ ان دونوں ملکوں میں جاری جنگ میں امریکی افواج کی شمولیت گھاٹے کا سودا ہے، اس لئے انہوں نے اچانک شام اور افغانستان سے اپنی فوج نکال لینے کا اعلان کر دیا، اس اعلان نے بیرونی ممالک کو ہی نہیں، خود امریکہ کے لوگوں کو بھی حیرت زدہ کر دیا ہے، حیرت زدگی کا یہ عالم تھا کہ امریکی وزیر دفاع جیمس میٹس نے امریکی صدر کے اس اعلان کے دوسرے دن ہی اپنا استعفیٰ پیش کر دیا، وہ صدر کے اس فیصلہ کو ایک اسٹریٹجیک غلطی تصور کرتے ہیں، امریکی سینٹ میں فارن سرورسز کمیٹی کے سربراہ باب کروکر کے نزدیک یہ ایک بُرا فیصلہ ہے اور یہ روس وایران کی بڑی فتح ہے، امریکہ گذشتہ سترہ برسوں سے پورے مشرق وسطیٰ میں اپنی سرگرمی جاری رکھے ہوئے ہے، افغانستان میں چودہ ہزار امریکی اور آٹھ ہزار ناٹو کی اتحادی افواج مقیم ہیں، ان دنوں افواج کے قیام پذیر ہونے کے باوجود صورت حال یہ ہے کہ طالبان کے غیر مصدقہ دعویٰ کے مطابق ملک کا آدھے سے زیادہ رقبہ طالبان کے پاس ہے، لیکن اتنی بات مصدقہ ہے کہ ۲۰۰۱ء میں طالبان حکومت کے اختتام کے بعد سے اب تک طالبان کے علاقہ میں توسیع ہوئی ہے اور ایک بڑے علاقہ پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے، امریکہ اسے اپنے لئے ذلت آمیز شکست تصور کرتا ہے، امریکہ نے متحدہ عرب امارات میں طالبان اور افغان کے موجودہ حکمرانوں کو مذاکرات کی میز پر بٹھایا اور جو چیزیں چھن کر آرہی ہیں اس کے مطابق افغانستان میں پارلیمانی انتخابات کو مؤخر کر کے ایک عبوری حکومت طالبان کی شراکت میں قائم کی جائے گی اور اس کے بعد بین الاقوامی افواج کے مکمل انخلا کی نوبت آئے گی، لیکن طالبان کی ترجیحات میں پہلے غیر ملکی افواج کا انخلا ضروری ہے، اس نے پاکستان کی اس تجویز کو بھی مسترد کر دیا ہے کہ طالبان جنگ بندی اور ہتھیار ڈالنے کے بعد مذاکرات کی میز پر آئیں، کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہتھیار ڈالنے کے بعد ان کی تحریک ختم ہو جائیگی اور امریکہ نیز دوسرے یورپی ممالک پاکستان کے تعاون سے من مانی پر اتر آئیں گے، دوسری طرف افغانستان کی موجودہ حکومت (جس کی میعاد جلد ہی ختم ہونے کو ہے) عبوری حکومت میں طالبان کی شرکت کو ناپسند کرتی ہے، ان کے نزدیک طالبان انتخاب میں حصہ لیں اور اگر وہ انتخاب جیت جائیں تو حکومت بنائیں، اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا یہ کہنا ذرا قبل از وقت ہوگا، لیکن دونوں فریق کا مذاکرات کی میز پر پہونچ جانا خوش آئند قدم ہے، اب تک مذاکرات میں طالبان کے اسی ونگ کی شراکت ہوتی رہی تھی جو قطر میں مقیم تھا، اس بار پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ طالبان کے عسکری اور سیاسی نمائندے جن میں ملا امیر متقی، قاری یحییٰ، ملا محبّ اللہ حماس اور ملا عباس اخوند شامل ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طالبان کی سوچ میں بھاری تبدیلی آئی ہے، جو افغان امن کے لئے فال نیک ہے، افغان حکمراں اور طالبان مذاکرات کے بعد جس فیصلہ پر پہونچیں، اتنی بات ضرور ہے کہ امریکہ افغانستان سے عاجز آگیا ہے اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو امریکی مفاد کے پیش نظر پہلے پانچ ہزار اور بعد میں سات ہزار افواج کی واپسی کا حیرت ناک فیصلہ کرنا پڑا، باقی افواج کی واپسی تدریجاً ہوگی، صدر ڈونالڈ ٹرمپ عملاً ایک تاجر ہیں، وہ تجارت میں لے اور دے کے عمل اور اس کی اثر آفرینی سے پورے طور پر واقف ہیں، وہ دونوں ملکوں سے اپنی افواج بلانے پر اسی منصوبے کے تحت مصر ہیں، اور جلد ہی امریکہ کے بارے میں دنیا یہ جان لے گی کہ بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ''وہ'' نکلے۔

## من کی بات

وزیر اعظم نریندر مودی من کی بات کہنے کے عادی ہیں، سننے کے نہیں، اس لیے وہ لوگوں کی کم سنتے ہیں، اپنے من کی بات زیادہ کہا کرتے ہیں، ۲۰۱۹ء کے پہلے دن انہوں نے ایک طویل انٹرویو میں اپنے جن خیالات کا اظہار کیا، ان میں بعض باتیں انتہائی اہم ہیں، جیسے ان کا یہ کہنا کہ بابری مسجد مسئلہ پر عدالتی عمل کے بعد ہی کچھ سوچا جائے گا، یا پھر یہ کہ ماب لنچنگ جیسے کام مہذب سماج کو زیب نہیں دیتے، سرجیکل اسٹرائک جوانوں کے تحفظ کے لیے ضروری تھا۔

لیکن جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ تین طلاق پر عدالت روک لگاتی ہے تو آپ پارلیامنٹ میں بل پاس کراتے ہیں، راجیہ سبھا میں اٹکتا ہے تو آرڈی ننس لے آتے ہیں، لیکن جب عورتوں کو مندر میں جانے سے روکا جاتا ہے تو سپریم کورٹ کے حکم پر عمل درآمد کیوں نہیں کراتے؟ تو انہوں نے عورتوں سے متعلق دونوں معاملات کو بغیر کسی منطق کے الگ الگ قرار دیا، انہوں نے کہا کہ سبریمالا مندر میں عورتوں کے داخلہ پر پابندی کسٹم اور روایت کا حصہ ہے؛ جبکہ تین طلاق کا معاملہ الگ ہے، اب ان سے کون پوچھے کہ مذہبی احکام کی حکومت کے نزدیک اگر کوئی اہمیت نہیں ہے تو کم از کم وہ چودہ سو سال کی روایت کو ہی سامنے رکھ کر تین طلاق بل کو پاس کرانے کی اپنی ذلت آمیز حرکتوں سے باز آئے، اور پھر تین طلاق کے لیے اتنی ہی فکرمندی ہے تو ان کے لیے بھی فکر کیجئے جو بغیر طلاق کے بے سہارا اور بے آسرا برسوں سے تنہائی کی زندگی گذار رہی ہیں، لیکن چونکہ اس فہرست میں سرفہرست یشودھا بین آئیں گی، اس لیے آپ کی توجہ اس طرف نہیں جاتی۔

وزیر اعظم کے اس تفصیلی انٹرویو پر کانگریس کا کہنا ہے کہ اس میں سوائے ''میں، میرا، میری، مجھے اور میں نے'' کے علاوہ کچھ نہیں ہے، ملک کے جو سلگتے مسائل ہیں، ان پر ان کی آراء واضح نہیں ہیں، کاش وہ بتاتے کہ بینک کی رقم لے کر بھاگنے والوں کو واپس لانے کا ان کے پاس کیا پروگرام ہے۔، پندرہ لاکھ روپئے جو غیر ملک میں جمع کالے دھن سے سارے ہندوستانیوں کو ملنے تھے، اس کا کیا ہوا، رافیل سودے کی حقیقت کیا ہے؟ آپ کی قیادت میں ملک مہنگائی، بدعنوانی کی شاہراہ پر اس قدر تیزی کے ساتھ کیوں گامزن ہے؟، کسان خودکشی کیوں کر رہے ہیں؟ اور ملکی سلامتی کے حوالہ سے سرحد پار سے چین اور پاکستان کیوں ہمیں آنکھ دکھا رہا ہے؟ کئی سال گذرنے کے بعد بھی جی ایس ٹی کی روپ ریکھا چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے سامنے بھی واضح کیوں نہیں ہے؟ اور نوٹ بندی نے ہندوستان کی معاشیات کو جو نقصان پہونچایا ہے، اس کی تلافی کس طرح ہوگی؟ مودی جی کے انٹرویو میں ان باتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے، وہ ان موضوعات سے آنکھ بند کر کے گذر گئے ہیں، لیکن موضوعات کو چھوڑ دینے اور مسائل سے آنکھ بند کر کے گذر جانے سے معاملات حل نہیں ہوتے، وزیر اعظم کو آج نہیں تو ۲۰۱۹ء کے انتخاب کے وقت ان سوالات کے جوابات دینے ہی ہوں گے اور تب تک شاید بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

## قرض کی معافی

مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں کانگریسی وزراء اعلیٰ نے اپنے انتخابی منشور پر فوری طور پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے، مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ کمل ناتھ نے حلف برداری کے بعد پہلا حکم جس پر دستخط کیے، وہ کسانوں کے قرض کی معافی کا تھا، چھتیس گڑھ میں وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل نے بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کسانوں کے قرض معاف کیے، مدھیہ پردیش میں جن کسانوں کے قرض معاف کیے گئے ان کی تعداد چونتیس لاکھ ہے، دو دو لاکھ روپئے تک کے قرض معاف ہوئے اور سرکاری خزانے پر اڑتیس ہزار کروڑ روپئے کا بوجھ بڑھا، چھتیس گڑھ میں سولہ لاکھ کسانوں کا قرض معاف ہوا اور اکسٹھ سو کروڑ روپئے کا بوجھ سرکاری خزانے پر پڑا۔ یقیناً اس قدم سے کسانوں کا بھلا ہوا اور جس رفتار سے وہ خودکشی پر آمادہ ہو رہے تھے اس میں کمی آئے گی، لیکن ریزرو بینک آف انڈیا کے سابق گورنر رگھو رام راجن کا کہنا ہے کہ اس عمل سے کاشت کاری میں سرمایہ کاری گھٹے گی اور قرض معافی کا فائدہ محدود طبقے کو ہی پہونچے گا۔

قرض معافی سے وقتی راحت تو مل گئی، لیکن کیا یہ کسانوں کے مسائل کا حل ہے، ظاہر ہے کہ یہ ان کے مسئلہ کا حل نہیں ہے، مسئلہ کا حل یہ ہے کہ کسانوں کے لیے ایسا میکانزم بنایا جائے کہ کاشت کاری گھاٹے کا سودا نہ بنے، کسانوں کو پیداوار کی مناسب قیمت ملنے لگے اور کاشتکاری کے لیے ملکی پیمانے پر کھاد، بیج اور سینچائی کی سہولیات مل جائیں تو یقینی طور پر ان کی حالت بدلے گی، آج صورت حال یہ ہے کہ بینکوں سے قرض دلانے اور سبسڈی حاصل کرا دینے کے نام پر اچھی خاصی رقم دلال اور بچولیے کھا جاتے ہیں، اور کسانوں تک سرکاری امداد واعانت کی بہت کم رقم پہونچ پاتی ہے، نتیجۃً وہ قلاش کے قلاش اور مفلس کے مفلس رہ جاتے ہیں، اور جب زندہ رہنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی تو وہ موت کو گلے لگا لیتے ہیں، کسانوں کو اس صورت حال سے نکالنے کی ذمہ داری حکومت کی ہے، کامیاب منصوبہ بندی اور دور اندیشی سے کی گئی پلاننگ سے اس مسئلہ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

پہلی قسط

# ازواج مطہرات کا مختصر تعارف وخدمات

مولانا محمد احمد سجادی شعبہ دعوۃ امارت شرعیہ

**(۱) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا:**

آپؓ کی پیدائش واقعۂ فیل سے ۱۵/سال قبل مکہ میں ہوئی، آپؓ قبیلۂ قریش کی شاخ ''بنو اسد'' سے تعلق رکھتی تھیں، یہ عرب کے اندر ایک معزز قبیلہ تھا، آپؓ کے والد کا نام خویلد تھا، آپؓ کی پہلی شادی ''ابو ہالہ ہند بن نباش بن زرارہ تمیمی'' سے ہوئی، جن سے تین اولاد ہوئی ''ہند، ہالہ اور طاہر'' اور ایک قول کے مطابق ایک لڑکی ''زینب'' تھی۔ اور انکی وفات کے بعد دوسری شادی ''عتیق بن عائذ مخزومی'' سے ہوئی، ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی، مگر ایک قول کے مطابق ایک لڑکا ''عبداللہ'' اور ایک لڑکی بھی ہے۔ انکی وفات کے بعد آپؓ نے کافی عرصہ تک شادی نہیں کی اور اپنے والد کا کاروبار سنبھالنے کیلئے تجارت کے میدان میں قدم رکھا اور اپنے مال تجارت کو دوسرے ممالک میں فروخت کرنے کیلئے بھیجا کرتی تھیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۲۵/برس کی ہوئی اور حضرت خدیجہؓ نے مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وامانت کا چرچا سنا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنا مال تجارت دیکر ملک شام بھیجا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انہیں دوگنا منافعہ ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت انکے دلوں میں اور بڑھ گئی، اور ایک وقت آیا جب حضرت خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام نکاح بھیجا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی حضرت خدیجہؓ سے اس وقت ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵/سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰/سال تھی۔ آپؓ نہایت وفادار اور غم گسار بیوی ثابت ہوئیں، مرتے دم تک آپؓ سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچی ہو۔

جب اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی، تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت گھبرائے ہوئے تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ آپؐ کی جان نکل جائیگی، اس وقت حضرت خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا: کہ ''ہرگز نہیں! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کریگا، آپ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں، مہمانوں کی خاطر ومدارات کرتے ہیں، غریبوں اور کمزوروں کی مدد کرتے ہیں، اللہ آپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا''۔ بلاشبہ حضرت خدیجہؓ نے اللہ کے راستہ میں اور کلمہ الٰہی کو بلند کرنے کیلئے بے دریغ مال خرچ کیا، وہ ہمیشہ خود کو تیار رکھتی تھیں کہ کب موقع ملے اور اپنا مال اللہ کیلئے قربان کریں۔

حضرت خدیجہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ اولاد ہوئیں؛ (۱) قاسم (۲) عبداللہ (۳) زینب (۴) ام کلثوم (۵) رقیہ (۶) فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت خدیجہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ۲۴/ یا ۲۵/سال ۶/ماہ رہیں، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس برس ہوئی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۶۵/برس تھی، تو ہجرت سے تین سال قبل آپؐ کی دردمند بیوی حضرت خدیجہؓ کا انتقال پرملال مکہ کے اندر ہوا اور آپؓ وہیں مدفون ہوئیں۔

نوٹ:۔ حضرت خدیجہؓ سے ایک بھی روایت مروی نہیں ہے اور نہ ہی انکے کوئی شاگرد ہوئے۔

**(۲) حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:**

آپؓ کی پیدائش واقعۂ فیل سے ۴/ یا ۵/سال قبل مکہ میں ہوئی، آپؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے ایک نامور قبیلہ ''بنو لُوَی'' سے تھا، آپؓ کے والد کا نام ''زمعہ بن قیس'' تھا، آپؓ کی پہلی شادی اپنے چچازاد بھائی ''حضرت سکران بن عمروؓ'' سے ہوئی، یہ قدیم الاسلام صحابی رسول تھے، کفار کے مظالم سے تنگ آکر دونوں ''میاں بیوی'' ملک حبشہ کی طرف ہو رہی دوسری ہجرت میں شامل ہوئے، وہاں پہنچنے کے بعد حضرت سکرانؓ کی طبیعت خراب ہوگئی، جو ٹھیک نہ ہوسکی، حضرت سودہؓ اپنے شوہر سکرانؓ کو لیکر مکہ واپس آئیں، مگر چند دنوں کے بعد ہی حضرت سکرانؓ کا انتقال ہو گیا، انکے انتقال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ''خولہ بنت حکم'' کے ہمراہ حضرت سودہ کو پیغام نکاح بھیجا، آپؓ نے یہ کہتے ہوئے خوشی خوشی آپ کے پیغام کو قبول کرلیا کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہادی اور رہنما ہیں، میری ذات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی اختیار ہے'' چنانچہ نکاح ہوگیا، بوقت نکاح حضرت سودہؓ کی عمر ۵۵/سال اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۰/برس کی تھی، چونکہ آپؓ عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی تھیں اور بوڑھی بھی ہوچکی تھیں، اس لئے آپؓ نے حضرت عائشہؓ کو اپنی باری ہبہ کردیا۔ آپؓ تقریباً ۱۳/سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں رہیں

آپؓ کی مرویات وتلامذہ:۔ آپؓ سے کل پانچ روایتیں مروی ہیں جن میں سے دو بخاری میں ہے اور مسلم میں ایک حدیث، مسند امام احمد بن حنبل میں دو حدیث اور امام نسائی نے بھی ایک حدیث نقل کی ہے۔ آپؓ سے حدیث روایت کرنے والوں میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت یحیٰ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہیں، حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے اخیر میں ۶۸/برس کی عمر میں ۲۲ھ کو مدینہ کے اندر آپؓ کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

**(۳) حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا:**

ان کا تعلق قبیلۂ قریش سے ہے، آٹھویں پشت میں ''مرہ بن کعب'' پر جاکر آپؓ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، آپؓ کی پیدائش نبوت کے پانچویں سال ۸/ یا ۹/شوّال کو ہوئی، آپؓ کے والد کا نام عبداللہ تھا جنکی کنیت ابو بکر تھی، آپؓ کے والد ابو بکرؓ تمام صحابیوں میں افضل اور اسلام کے پہلے خلیفہ ہوے، حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت رنجیدہ رہنے لگے، جبکہ حضرت سودہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو دو مرتبہ خواب میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا گیا کہ آگے چل کر یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بنیں گی، پھر حضرت خولہ بنت حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ لیکر حضرت عائشہؓ کے گھر گئیں۔ چنانچہ ۶/برس کی عمر میں آپؓ کی شادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی، بوقت نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۵۱/برس کی تھی، آپؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں بارہ اور صحبت میں نو سال رہیں، آپؓ حضورؐ کو تمام ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ محبوب تھیں، آپؓ کی عظمت کیلئے یہ کہہ دینا کافی ہوگا کہ جس وقت منافقین نے آپؓ کے دامن عفت پر بدنامی کا داغ لگایا تو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۂ ''نور'' میں آپؓ کی برأت فرمادی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے علوم وفنون اور فضل وکمال کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ ''میں نے تمام لوگوں میں قرآن، وراثت، حلال وحرام، شعر وشاعری، تاریخ عرب اور حسب و نسب کا سب سے بڑھ کر عالم وفاضل سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا'' (حلیۃ الاولیاء: ۴۰/۲)

آپؓ کی مرویات وتلامذہ:۔ حضرت عائشہؓ کبار صحابہ میں شامل ہیں، آپؓ سے کل ۲۲۱۰/احادیث مروی ہیں اور آپؓ سے روایت کرنے والے صحابہ میں سے حضرت عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابوموسیٰ اشعری، زید بن خالد، عبداللہ بن عباس، ربیعہ بن عمرو الجراشی، سائب بن یزید، سیدہ صفیہ بنت شیبہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اور عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور تابعین میں حضرت سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، عمرو بن میمون، علقمہ بن قیس، مسروق، عبداللہ بن حکم، اسود بن یزید، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابووائل رحمہم اللہ ہیں۔

آپؓ کا انتقال پرملال ۶۳/برس کی عمر میں ۱۷/رمضان بروز منگل ۵۸ھ میں ہوا، حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپؓ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

**(۴) حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا:**

آپؓ قبیلہ قریش کے خاندان ''بنو عدی'' سے تعلق رکھتی ہیں، آپؓ کی پیدائش بعثت نبوی سے پانچ سال قبل تعمیر کعبہ کے موقع سے ہوئی، آپؓ کے والد کا نام حضرت عمر بن خطابؓ ہے، جو بڑے جلیل القدر صحابی اور اسلام کے دوسرے خلیفہ ہوئے، آپؓ کا پہلا نکاح ''خنیس بن حذافہ سہمی'' سے ہوا، مگر وہ غزوۂ بدر یا احد میں زخم لگنے کی وجہ سے شہید ہوگئے، اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ یکے بعد دیگرے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کا رشتہ لے کر حضرت ابوبکر وحضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، مگر چونکہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہؓ سے نکاح کی خواہش کا اظہار کرچکے تھے اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے رشتہ قبول نہ کیا اور حضرت عثمانؓ کو چونکہ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری کے ختم ہونیکا غم تھا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ سے نکاح کرنا چاہتے تھے اس لئے آپؓ نے بھی حضرت حفصہؓ سے نکاح کا رشتہ قبول نہ کیا، یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کی پریشانی اور بڑھ گئی تو آپؓ نے اس کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کہ اللہ نے عثمانؓ کا نکاح تیری بیٹی سے زیادہ اچھی بیٹی سے کردیا اور تیری بیٹی کا نکاح عثمان سے زیادہ اچھے آدمی سے کردیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اشارہ سن کر حضرت عمرؓ کو دلی تسکین حاصل ہوئی، پھر ۳ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت حفصہؓ سے ہوا، بوقت نکاح حضرت حفصہؓ کی عمر ۲۲/برس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۵/سال تھی، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ۷/سال رہیں، انہوں نے اپنی پوری زندگی میں دین کی سب سے بڑی خدمت قرآن کے اصل نسخہ کو اپنے پاس محفوظ رکھ کر کیا۔

آپؓ کی مرویات وتلامذہ:۔ آپؓ سے کل ۶۰/حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے چار حدیثیں متفق علیہ ہیں اور چھ حدیثیں مسلم نے نقل کی ہیں۔ آپؓ سے حدیث روایت کرنے والوں میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حمزہ بن عبد اللہ ابن عمر، سیدہ صفیہ بنت ابی عبداللہ حضرت حارثہ بن وہب، مطلب بن ابی وداعہ، ام مبشر انصاریہ، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، عبداللہ بن صفوان بن امیہ اور حضرت مسیّب بن رافع رضی اللہ عنہم ہیں۔ آپؓ کا انتقال ۶۳/برس کی عمر میں شعبان المعظم ۴۵ھ کو مدینہ میں ہوا۔

**(۵) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:**

آپؓ کی پیدائش بعثت نبوی سے ۱۳/سال قبل عرب میں ہوئی، آپؓ کا تعلق قبیلہ قریش سے نہیں تھا مگر آپ عربی اور قدیم الاسلام خاتون تھیں، نیکی اور احسان میں آپؓ کو شہرت حاصل تھی، غرباء، مساکین، فقراء ومفلسین کے ساتھ حسن سلوک اور ان پر صدقہ وخیرات کی وجہ سے آپؓ کو ام المساکین کے لقب سے نوازا گیا۔ آپؓ کی پہلی شادی حضور صلی اللہ علی وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت ''عبداللہ بن جحشؓ'' یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے چچا حضرت ''عبیداللہ بن حارثؓ'' سے ہوا، پھر جب وہ جنگ ''بدر'' یا ''احد'' میں شہید ہوگئے تو ۴ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے نکاح کرلیا۔ نکاح کے وقت آپؓ کی عمر ۳۰/برس اور حضورؐ کی عمر ۵۵/برس تھی، آپ حضورؐ کے نکاح میں دو، تین یا سات، آٹھ مہینے رہیں، اور ۴ھ میں ہی آپ کا انتقال ہوگیا، اور خود حضور نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی، اور آپؓ جنّت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ اور چونکہ آپؓ کی رفاقت حضورؐ کے ساتھ بہت کم دنوں رہی اسلئے آپؓ سے کوئی حدیث بھی مروی نہیں ہے۔

**(۶) حضرت امّ سلمہ بنت سہیل بن مغیرہ رضی اللہ عنہا:**

آپ کا اصلی نام ''ہند'' تھا اور کنّیت ام سلمہ تھی، آپؓ کی پیدائش بعثت نبوی سے ۸/سال قبل مکہ میں ہوئی، آپؓ کا تعلق قریش کے خاندان ''مخزوم'' سے تھا، آپؓ عالمہ، فاضلہ، قاریہ اور فقیہہ تھیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ ہی کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے حلق یا قصر کرایا تھا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صحابہؓ جنہوں نے حضورؐ کے کہنے کے باوجود حلق یا قصر نہیں کرایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کو دیکھ کر فوراً عمل پیرا ہوئے۔ حضورؐ سے پہلے آپؓ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، انکے انتقال کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اپؓ کو پیغام نکاح بھیجا مگر آپؓ نے انکار کردیا۔ لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو پیغام نکاح بھیجا، تو آپؓ نے بخوشی قبول کرلیا، مگر ساتھ ہی یہ کہا: کہ میں بہت غصہ والی اور کثیر العیال عورت ہوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے غصہ کیلئے اللہ سے دعا کروں گا کہ یہ ختم ہو جائے اور رہا بچے کا سوال تو اسی کی کفالت کے واسطے میں نے تمہارا ہاتھ بٹانے کیلئے تمہیں پیغام نکاح بھیجا ہے۔ چنانچہ ماہ شوّال ۴ھ میں آپؓ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگیا، بوقت نکاح آپؓ کی عمر ۲۴/برس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۶/برس کی تھی، آپؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں سات یا آٹھ برس رہیں۔

آپؓ کی مرویات وتلامذہ:۔ آپؓ سے کل ۱۸۷/احادیث مروی ہیں، ان میں سے متفق علیہ روایتیں ۱۳/ہیں اور مسلم نے الگ سے ۱۳/روایتیں نقل کی ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۱۰/پر)

# اسلامی تہذیب کی خصوصیات

محمد نفیس خاں ندوی

**تہذیب کیا ہے؟** انسانوں کے مجموعی طرز معاشرت کو ثقافت سے تعبیر کیا جاتا ہے، اس کے لیے انگریزی میں Culture کا لفظ مستعمل ہے، ثقافت کی تشکیل معاصر فلسفیوں، علمی نظریات اور ذہن کی تخلیقی صلاحیتوں سے ہوتی ہے، اسی کے آنے بانے سے ہو کر انسان جن مراحل سے گذرتا ہے اور جو عملی تجربات اس کے سامنے آتے ہیں، اسی کو تہذیب سے تعبیر کرتے ہیں، بالفاظ دیگر صحرانشینی کے مرحلہ سے نکل کر اجتماعی امور کے منظّم ہونے کی شاہراہ پر چلنا ہی تہذیب ہے۔ عام طور پر تہذیب چار بنیادی عناصر سے مرکب ہوتی ہے:

(۱) اقتصادی ذرائع (۲) سیاسی نظم (۳) اخلاقی قواعد وضوابط (۴) علوم وفنون کا استحکام۔

مغربی مفکر و مؤرخ Will Durant (ول ڈیورانٹ) کے الفاظ میں:

CIVILIZATION is social order promoting economic provision, political organization, moral traaditions and the pursuit of knowledge and the arts.
The story of civilization by Will Durant, P.i

یعنی تہذیب ایک معاشرتی نظام ہے، جو ثقافتی امور کو ترقی دیتا ہے، اس کے چار عناصر ترکیبی ہیں، معاشی ذرائع، سیاسی تنظیم، اخلاقی اقدار اور علوم وفنون کا استحکام۔ تہذیب کی کہانی اس وقت سے شروع ہوتی ہے، جب سے انسانوں کو زمین میں قرار وسکون حاصل ہوا ہے، غور وفکر کی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر انسانوں نے اس میں گرانقدر اضافے کئے ہیں، شاید ہی کوئی قوم ایسی گذری ہو، جس نے تہذیب کے تاریخی صفحات میں کوئی اضافہ نہ کیا ہو، البتہ وہ عنصر جس سے ایک تہذیب دوسری تہذیب پر غالب آتی ہے اور اس کا دورانیہ وسیع ہوتا ہے، وہ اس تہذیب کی اساسات کی قوت ہے، چنانچہ جو تہذیب بنیادوں کے اعتبار سے جتنی آفاقی وعالمگیر، فطرت کے اعتبار سے جتنی زیادہ انسان دوست، میلانیت کے لحاظ سے جتنی زیادہ اخلاقی اور اپنے اصولوں میں جتنی زیادہ حقیقت پسند ہوگی، وہ تہذیب تاریخ میں اتنی ہی جاویداں و لائق اعتنا ہوگی۔

**تہذیب اسلامی:** انسانی تہذیبوں میں اسلامی تہذیب سب سے نمایاں اور اپنے مشن وپیغام کے لحاظ سے سب سے زیادہ آفاقی وعالمگیر ہے، اس کے اثرات سے دنیا کا تقریبا ہر خطہ مستفید ہوا ہے اور دنیا کی کوئی قوم اس کے احسانات کو مسترد نہیں کرسکتی، البتہ انسانی تہذیب میں اسلامی تہذیب کے اثرات تہذیب انسانی کے وجود کا حصہ بن کر اس کے خون میں اس طرح سرایت کر گئے ہیں کہ اب ان کی تحلیل بھی دشوار ہے، تاہم اگر اسلامی تہذیب کا دیگر تہذیبوں سے اور اسلامی عہد کا دیگر عہدوں سے تقابلی وتجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو کم از کم دس بنیادیں ایسی ہیں جو خالص اسلامی تہذیب کا عطیہ ہیں اور جن کے اثرات دنیا کی تمام موجودہ تہذیبوں میں شامل ہیں، ان دس بنیادی امتیازات واسلامی اثرات کو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نے درج ذیل عناوین کے تحت بیان کیا ہے:

(۱) صاف اور واضح عقیدۂ توحید، (۲) انسانی وحدت ومساوات کا تصور، (۳) انسانیت کے شرف اور انسان کی عزت وبلندی کا اعلان، (۴) عورت کی حیثیت عرفی کی بحالی اور اس کے حقوق کی بازیابی، (۵) ناامیدی وبدفالی کی تردید اور نفسیات انسانی کی حوصلہ مندی اور اعتماد وافتخار کی آفرینش، (۶) دین ودنیا کا اجتماع اور حریف وبرسر جنگ وانسانی طبقات کی وحدت، (۷) دین وعلم کے درمیان مقدس رشتے کا قیام واستحکام اور ایک قسمت کو دوسرے کی قسمت سے وابستہ کر دینا، علم کی تکریم وتعظیم اور اسے بامقصد، مفید اور خدارسی کا ذریعہ بنانے کی سعی محمود، (۸) عقل سے دینی معاملات میں بھی کام لینے اور فائدہ اٹھانے اور انفس وآفاق میں غور وفکر کی ترغیب

(۹) امت اسلامیہ کو دنیا کی نگرانی ورہنمائی، انفرادی واجتماعی اخلاق ورجحانات کے احتساب، دنیا میں انصاف کے قیام اور شہادت حق کی ذمہ داری قبول کرنے پر آمادہ کرنا، (۱۰) عالمگیر اعتقادی وتہذیبی وحدت کا قیام۔ (تہذیب وتمدن پر اسلام کے احسانات واثرات: ۲۰-۲۱)

اسلامی تہذیب کے گہرے وعمومی اثرات واحسانات کا اعتراف خود مغربی مفکرین نے بھی کھلے لفظوں میں کیا ہے، معروف انگریز مورخ رابرٹ بریفالٹ لکھتا ہے: ”صرف طبعی علوم ہی (جن میں عربوں کا احسان مسلم ہے) یورپ میں زندگی پیدا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں؛ بلکہ اسلامی تہذیب نے یورپ کی زندگی پر بہت عظیم الشان اور مختلف النوع اثرات ڈالے ہیں اور اس کی ابتدا اسی وقت سے ہوجاتی ہے، جب سے اسلامی تہذیب کی کرنیں یورپ پر پڑنی شروع ہوئیں“۔

**اسلامی تہذیب کی خصوصیات:** بلاشبہ اسلامی تہذیب نے انسانی ترقی کی تاریخ میں عظیم الشان حصہ لیا ہے، اس نے عقائد وعلوم، فن وادب اور حکمرانی وجہاں بانی کے میدان میں اقوام عالم پر دائمی احسانات کئے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ وہ نمایاں خصوصیات ہیں، جو اس تہذیب کو دنیا کی سبھی تہذیبوں سے ممتاز ومنفرد کرتی ہے، وہ خصوصیات حسب ذیل ہیں:

**عقیدہ توحید:** اسلامی تہذیب کا پورا وجود عقیدہ توحید کی اساس پر قائم ہے، تاریخ انسانیت کا یہ اولین وعالمگیر تہذیب ہے، جو خدائے واحد کی طرف دعوت دیتی ہے، اس عقیدہ نے وحدت کا وہ رنگ پیدا کیا، جس کی چھاپ اسلامی تہذیب کے جملہ آثار واسباب اور تفصیلی مظاہر پر ثبت ہے۔

**آفاقیت:** اسلامی تہذیب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے میدان ورجحان کے اعتبار سے پوری انسانیت پر حاوی ہے اور وہ اپنے پیغام ومشن کے اعتبار سے آفاقی وعالمگیر ہے، یہ خاندان اور وطن کے تنوع کے باوجود نوع انسانی کی وحدت کا اعلان کرتی ہے، چنانچہ اسلامی تہذیب ان تمام اقوام وقبائل کے سپوتوں پر فخر کرتی ہے، جنہوں نے مشترکہ طور پر اس تہذیب کی تعمیر وترقی میں حصہ لیا ہے، پس ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد، خلیل، سیبویہ، فراء، کندی، فارابی، ابن رشد اور ان کی طرح کے دیگر مشاہیر امت مختلف قوموں اور علاقوں کے تعلق رکھنے کے باوجود فرزندان اسلام ہی تھے۔

**اخلاقیات:** تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اخلاقی اصولوں کو پورے نظام اور ساری سرگرمیوں میں اولین مقام عطا کیا ہے، چنانچہ حکومت علوم وفنون، قانون سازی، صلح وجنگ، اقتصادیات اور عائلی معاملات میں اخلاقی اصولوں کی تطبیق کو ہمیشہ مدنظر رکھا گیا ہے؛ بلکہ اسلامی تہذیب اس معاملہ میں جس حد کمال کو پہنچی ہے، اس تک کوئی بھی جدید یا قدیم تہذیب نہیں پہنچ سکی۔

**علم:** یہ واحد تہذیب ہے، جو خود علوم وفنون کی راہوں کو کھولتی ہے، انفس وآفاق میں تدبر کا جذبہ پیدا کرتی ہے، چنانچہ بغداد، دمشق، قاہرہ، قرطبہ اور غرناطہ کے میناروں سے علم کی جو شعائیں پھوٹیں انہوں نے چہار دانگ عالم کو منور کیا، نیز یہی وہ تہذیب ہے جو دین اور سیاست میں تفریق نہیں کرتی؛ بلکہ دین کے ساتھ ساتھ سیاست کے بھی اصول وآداب بیان کرتی ہے۔

مذہبی رواداری: اسلامی تہذیب کی حیرت انگیز خصوصیت اس کی مذہبی رواداری ہے، یہ خصوصیت دنیا کی کسی ایسی تہذیب میں نہیں پائی گئی، جس میں مذہبی بنیادیں بھی شامل ہوں، البتہ ایسی تہذیب جس میں خدا کا تصور نہ ہو، ممکن ہے کہ وہ تہذیب تمام مذاہب کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور ان کے پیروؤں کے ساتھ یکساں معاملہ کرے؛ لیکن جس تہذیب کی بنیادوں میں مذہبی عناصر شامل ہوں اور اس کا مبنی برحق ہونے کا دعویٰ بھی ہو، وہ مذہبی رواداری کا دعویٰ کرکے، تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی، یہ خصوصیت اسلامی تہذیب کے ساتھ خاص ہے کہ خالص مذہبی بنیادوں پر قائم ہونے کے باوجود اس نے سب سے زیادہ رواداری، عدل وانصاف اور انسانیت کا رویہ اختیار کیا ہے۔

# جانوروں کا درد

شکیل شمسی (بحوالہ روزنامہ انقلاب یکم جنوری ۲۰۱۹ء)

جب سے گئو رکشکوں نے گائے، بیل اور بچھڑوں کی خرید وفروخت کو دشوار بنایا ہے، تب سے پورا اتر پردیش ایک نئی صورت حال سے دوچار ہوگیا ہے، ایک طرف تو وہ مویشی تاجر ہیں جو جانوروں کو خریدنے اور بیچنے کے لیے بازاروں میں جانے سے بھی گھبرا رہے ہیں، کیوں کہ ماحول ایسا ہوگیا ہے کہ کوئی شخص اب گائے خریدنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتا۔ ظاہر ہے کہ گئو ونش (گائے، بیل، بچھڑے اور سانڈ) والے جانوروں کی خریداری میں جب ہر وقت ماب لنچنگ کا خطرہ ہو تو کوئی بھی یہ جوکھم بھرا کام نہیں کرے گا، اسی وجہ سے گئو ونش کی خرید وفروخت ایک دم بند ہوگئی ہے، اور گئو ونش اتنا بے قدر و قیمت ہوگیا ہے کہ اس کے مالکان اپنے جانوروں کو آوارہ گھوم کر اپنا دانہ پانی خود ہی تلاش کرنے کے لیے بازاروں، بستیوں اور کھلے میدانوں میں چھوڑنے لگے ہیں، یہ بے زبان اور لاچار جانور کبھی کسی ٹھیلے پر رکھی سبزیوں پر منہ مارتے ہیں اور پھر ڈنڈے کھاتے ہیں، کبھی یہ کسی بنیے کی دوکان پر رکھی اشیائے خوردنی سے اپنی بھوک مٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر بے دردی سے پیٹے جاتے ہیں، شہروں میں تو یہ سلسلہ کافی پرانا ہے، کیوں کہ وہاں گائے پالنے والے لوگ ہمیشہ سے اس بات کے عادی رہے ہیں کہ دودھ دوہنے کے بعد گائے کو ادھر ادھر منہ مارنے کے لیے وہ چھوڑ دیا کرتے تھے اور گائے کوڑے دانوں میں جمع کچرا اور پلاسٹک کی تھیلیاں کھا کھا کر اپنی بھوک مٹاتی تھی۔ گائے کو سماجی تحفظ حاصل ہونے کی وجہ سے ان کو معلوم تھا کہ ان جانوروں کو کسی قسم کا نقصان کوئی پہونچائے گا نہیں، لیکن جب سے مرکز میں بی جے پی کی حکومت آئی او جگہ جگہ گئو رکشک دل بن گئے اور مویشیوں کے تاجروں کو ہجومی تشدد کا نشانہ بنایا جانے لگا تو وہ تمام جانور جو بک جایا کرتے تھے اچانک بے قیمت ہوگئے اور ان کو گھر میں رکھ کر صرف چارا کھلاتے رہنا کسی کے بس کی بات نہیں رہ گئی، لہٰذا گائے پالنے والوں نے اپنے ناکارہ ہوچکے مویشیوں کو چھوڑنا شروع کر دیا، ان جانوروں کی وجہ سے دیہاتوں اور قصبوں میں مصیبت ہی آگئی ہے، آج کتنے ہی گاؤں اور قصبے ایسے ہیں جہاں ہر دم سیکڑوں آوارہ مویشی گھومتے رہتے ہیں، اور موقع ملتے ہی کھیتوں میں گھس کر کھڑی فصلوں کو کھا جاتے ہیں، کسان حیران پریشان ہیں کہ ان کی محنت پر پانی پھیرنے والی مصیبت کہاں سے نازل ہوگئی، اپنی فصلوں کو بچانے کے لیے کتنے ہی کسان ڈنڈے اور لاٹھیاں لیے کھیتوں کی منڈیروں کے اردگرد چوبیسوں گھنٹے پہرا دینے پر مجبور ہیں۔ اتنا ہی نہیں کتنے ہی علاقوں میں عام لوگوں اور کسانوں نے آوارہ گھومنے والے گئو ونش کو گرام پنچایتوں، اسکولوں اور دوسرے مقامات پر بند کرنا شروع کر دیا ہے اور یہ کام بھی اتنے غیر انسانی طریقہ سے ہو رہا ہے کہ جانوروں کو پیٹ پیٹ کر اسکولوں اور گرام پنچایتوں تک پہونچایا جاتا ہے، جہاں کھانے کے لیے نہ کسی قسم کا چارا ہے، نہ گھاس، اب ذرا ان بھوکے جانوروں کی حالت زار کے بارے میں سوچیے کہ وہ کہاں جائیں اور اپنے شکم کی آگ کیسے بجھائیں؟

ان سارے واقعات کو سرکاری ادارے بھی بے بسی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں، وہ نہ تو کسانوں کو تباہ ہوتے دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی جانوروں کو بھوکا مرنے دے کر بی جے پی کی حکومت کی بدنامی کروانا چاہتے ہیں، کئی جگہوں پر گئو شالائیں موجود ہیں، تو ان کی حالت ایسی ہے کہ وہاں بھی جانور مسلسل دم توڑ رہے ہیں، بلکہ ایک جگہ تو ایسا بھی ہوا کہ کچھ ایسی گایوں کو بھی مٹی میں مرا ہوا سمجھ کر دبا دیا گیا جو کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے مردہ لگ رہی تھیں، لیکن تھیں زندہ۔ جب ان پر مٹی ڈالی گئی تو انہوں نے اپنی رہی سہی طاقت یکجا کی اور مٹی کو ہٹانے کی کوشش کی تب گاؤں والوں کو علم ہوا کہ انہوں نے بے زبان جانوروں کے ساتھ کیسا ظلم کیا ہے، ایسے ماحول میں کسانوں کی آنکھیں ان گئو رکشکوں کو تلاش کر رہی ہیں جو خود کو کہتے تو گائے کا رکشک ہیں، لیکن ان کی رکشا کرنے کی ذمہ داری نبھانے کو اب کہیں نظر نہیں آتے، جبکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ تمام گئو بھکت بھوکے جانوروں کو اپنے پیسے سے خرید کر چارہ کھلاتے اور بہت گئو شالوں کا انتظام کرتے، مگر یہ بات سب جانتے ہیں کہ گئو رکشکوں کا مقصد گائے کی حفاظت کرنا نہیں ہے بلکہ مویشیوں کے تاجروں سے موٹی موٹی رقمیں اینٹھنا ہے۔

# زندہ قوموں کا طرز عمل

شاہ اجمل فاروق ندوی

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جن قوموں نے عزم وحوصلے اور جرأت ومردانگی کا ثبوت دیا، وہ باقی رہیں اور پوری شان کے ساتھ باقی رہیں؛ لیکن جنھوں نے بزدلی اور کم ہمتی دکھائی، حالات سے خوف کھایا وہ تباہ وبرباد ہوکر رہ گئیں۔

اس سلسلے میں ہمارے سامنے جرأت مندانہ قیادت کی سب سے روشن مثال اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے صحابہ کرام کی ہے، مکہ مکرمہ میں تیرہ سال ان حضرات پر کیا کچھ مظالم نہ کئے گئے؟ اسلام کے سراٹھانے کی کوئی امید نہیں تھی، اگر مسلمان سخت حالات سے ڈر کر مایوس ہوجاتے تو آج دنیا میں اسلام نام کی کوئی چیز باقی نہیں ہوتی، لیکن ان بزرگوں نے ہمالیہ جیسا عزم وحوصلہ دکھایا، مایوسی کو قریب پھٹکنے نہ دیا، جیسے تیسے اپنا کام کرتے رہے، نتیجہ یہ ہوا کہ دس سال کے بعد حالات بدل گئے اور ہر طرف اسلام کا دوردورہ ہوگیا۔

۲۵/جنوری ۷۵۰ء سے لے کر ۱۰/فروری ۱۲۵۸ء تک پانچ سوسال دنیا کے بڑے حصے پر حکومت کرنے والی عباسی خلافت کے خاتمے پر مسلمان ایک بااختیار مرکز سے محروم ہوگئے تھے، خلافت کے دارالسلطنت بغداد میں مسلمانوں کو بدترین جانی ومالی بربادی کے بعد کوئی امید نہیں تھی کہ دوبارہ مسلمانوں کو کوئی مرکز مل سکے گا، لیکن مسلمانوں نے اپنی زندگی کا ثبوت دیا اور صرف چالیس سال بعد ۲۷/جولائی ۱۲۹۹ء کو خلافت عثمانیہ کی بنیاد رکھ دی، یہ خلافت بھی دنیا کے بہت بڑے رقبے پر تقریباً سوا چھ سو سال تک حکومت کرتی رہی، یکم نومبر ۱۹۲۲ء کو خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا اور اس کے مرکز ترکی میں اہل ایمان پر سخت مظالم کئے جانے لگے، مساجد ومدارس، اذانوں اور دینی جلسوں پر پابندی لگ گئی، لیکن اہل ایمان تمام مظالم کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا کام کرتے رہے، نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت کے خاتمے کے ستر سال بعد ۱۹۹۵ء کے انتخابات میں اسلام پسند رفاہ پارٹی سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری اور ڈاکٹر نجم الدین اربکان ملک کے وزیر اعظم مقرر ہوئے، آج آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ترکی پورے عالم اسلام کے قائد کی حیثیت سے سامنے آرہا ہے۔

۶/اگست ۱۹۴۵ء کو جاپان کے شہر ہیروشیما پر اور اس کے تین دن بعد ۹/اگست کو دوسرے شہر ناگاساکی پر امریکہ کے ایٹمی حملے کے بعد جاپان ٹوٹ کر رہ گیا تھا، صرف ان دوحملوں میں اس کے کئی لاکھ لوگ مارے گئے تھے، ان حملوں سے پہلے جاری رہنے والی مسلسل جنگوں میں جو لوگ مارے گئے تھے، وہ اس کے علاوہ ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ جاپان کے بادشاہ نے ۱۵/اگست ۱۹۴۵ء کو اپنی شکست تسلیم کرلی، جاپانی تاریخ بتاتی ہے کہ پچھلے دو ہزار سال میں جاپان کو پہلی مرتبہ اپنی شکست تسلیم کرنی پڑی تھی، شکست تسلیم کرنے کے بعد کئی عالمی طاقتوں نے جاپان کے متعدد علاقوں پر قبضے کئے اور بیسیوں پابندیاں لگادیں؛ تاکہ جاپان اپنی موت مرجائے، لیکن جاپانیوں نے اپنی زندگی کا ثبوت دیا، فوجی اور جنگی طور پر وہ اب کچھ نہیں کرسکتے تھے؛ اس لیے انہوں نے صنعت پر ساری توجہ مرکوز کردی اور پچاس ساٹھ سال کے اندر پوری دنیا سے اس میدان میں اپنا لوہا منوالیا۔ اب حال یہ ہے کہ امریکہ کو قرض دینے والے ممالک میں جاپان سرفہرست ہے۔

خود اپنے ملک کی مثال لیجئے!

۱۸۵۷ء کی بغاوت کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے ہندوستانیوں کو کہیں کا نہ چھوڑا تھا، خطرناک خون خرابہ اور تباہی مچا کر بغاوت کو کچل دیا تھا اور ملک پر دوبارہ اپنا قبضہ کرلیا تھا، ہر طرف مایوسی ہی مایوسی تھی، لیکن ہمارے آباد واجداد نے ایک زندہ قوم ہونے کا ثبوت دیا، دوبارہ متحد ہوئے، جہاد آزادی کا انداز تبدیل کیا، تحریک برپا کی اور سو سال کے اندر انگریزوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کرکے ہی دم لیا۔

یہ چند مثالیں ہمیں بتاتی ہیں کہ زندہ اور غیرت مند قومیں مایوس نہیں ہوتیں، پسپائی اختیار نہیں کرتیں، وہ کیسی سخت مصیبت میں مبتلا ہوجائیں، اپنی حکمت اور دانش مندی سے اس مصیبت کو ختم کرنے کا راستہ نکال ہی لیتی ہیں۔

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے نمونہ اور دنیا کی تمام اقوام کو نظیر بناتے ہوئے ہمارے لیے فرض ہے کہ ہم بھی موجود حالات کا سامنا کرنے کا عزم مصمم کریں، اس کے لیے ہمیں مضبوط منصوبہ بندی کرنی ہوگی، یہ منصوبہ بندی دو طرح کی ہونی چاہیے:

قلیل مدتی منصوبہ بندی اور طویل مدتی منصوبہ بندی، یہاں دونوں منصوبہ بندیوں کے خاکے پیش کئے جارہے ہیں۔

**قلیل مدتی منصوبہ بندی:** (۱) اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کیا جائے، اس کے لیے فرض نمازوں کی پابندی، قرآن کریم کی تلاوت اور اس کو سمجھنے کی کوشش اور دعا کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔ اہل ایمان کے لیے اللہ سے تعلق کے بغیر ہر کوشش ادھوری اور ہر کامیابی ناکامی ہوگی۔

(۲) بزدلی اور مایوسی کو قریب نہ آنے دیں، قرآن میں کئی مرتبہ بزدلی کو بدترین برائی کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں بزدلی سے پناہ مانگا کرتے تھے، اس کے لیے سیرت رسول، سیرت صحابہ، اسلامی تاریخ اور خاص طور پر اسلامی جنگوں کی تاریخ کو مطالعہ میں رکھنا چاہیے۔

(۳) اپنے گھر میں دینی ماحول بنایا جائے، اس کے لیے بال بچوں کے ساتھ مذہبی اجتماعات میں شرکت اور گھر میں آسان دینی کتابوں، اسلامی آڈیوز وویڈیوز کا استعمال بہت کارگر ہوسکتا ہے۔

(۴) اپنے اخلاق کو اسلامی رنگ میں رنگا جائے، ہر انسان کے ساتھ پیار محبت اور ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے، اس سے ہمارا گھر بار اور معاشرہ بھی خوب صورت ہوگا اور ہمیں دیکھنے والے غیر مسلم بھی اسلام کے قریب ہوں گے۔

(۵) بس، ریل، عوامی مقامات، یا سوشل میڈیا پر کوئی شخص کیسی ہی کڑوی، یا بھڑکانے والی بات کہے، اس کو ہنس کر ٹال دیا جائے، یا فوراً اس جگہ سے ہٹ جایا کرے، کیوں کہ دوسروں کو بھڑکا کر اپنے ناپاک عزائم کو پورا کرنا ہی فرقہ پرست ٹولے کا بہترین حربہ ہے۔

(۶) ہر محلے گاؤں اور بستی میں چھوٹی چھوٹی ایکتا کمیٹیاں بنائیں جائیں، ان میں علاقے کے تمام اہم لوگوں کو شامل کیا جائے، ان کمیٹیوں کے تحت چھوٹی چھوٹی ہندو مسلم میٹنگیں اور دعوتیں کی جائیں، بالخصوص پولیس سے ضرور ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

(۷) سوشل میڈیا پر زیادہ سے زیادہ ایسی خبریں اور رپورٹیں عام کی جائیں جن سے ہندو مسلم اتحاد کا مظاہرہ ہو، یہ فرقہ پرست طاقتوں کے زہر کا تریاق ہے، ایسی کوئی چیز ہرگز ہرگز آگے نہ بڑھائی جائے، جس سے ہندو مسلم اتحاد کو چوٹ پہنچے، کیوں کہ دشمن یہ چاہتا ہے کہ اس طرح کی چیزیں عام ہوں اور ملک میں خوف ودہشت کا ماحول بنے۔

(۸) سلام کے متعلق غیر مسلموں کے اعتراضات کو سمجھ کر ان کا درست جواب معلوم کرنے کی کوشش کی جائے، اس کے لیے معتبر علماء اور اسلامی اسکالرز یا ان کی کتابوں اور آڈیو تقاریر سے مدد لی جاسکتی ہے، غیر مسلم بھائیوں کے اعتراضات کو دور کرنے کا عمل ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی ہوسکتا ہے اور مشترکہ اجتماعات اور جلسوں کے ذریعے بھی، آج کل سب سے بہتر طریقہ مذاکرات کا ہے۔

(۹) اپنے موبائل میں علاقے کے اہم لوگوں جیسے ایم ایل اے، تھانہ انچارج، پردھان، اہم صحافیوں اور بڑی مسلم شخصیات وتنظیموں کے رابطہ نمبر ضرور رکھے جائیں اور کوئی بھی اہم واقعہ پیش آئے تو فوراً ان سے رابطہ کیا جائے۔

(۱۰) خدانخواستہ کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش آجائے تو خوف وہراس میں مبتلا ہوئے بغیر فوراً علاقے کے ذمے دار لوگوں کے ساتھ علاقائی انتظامیہ کے لوگوں، پولیس افسران اور ضلع مجسٹریٹ وغیرہ سے ملاقاتیں کی جائیں، ان ملاقاتوں میں غیر مسلموں کو بھی ساتھ رکھا جائے۔

**طویل مدتی منصوبہ بندی:** قلیل مدتی منصوبہ بندی کے ساتھ ہمیں طویل مدتی منصوبہ بندی کی بھی ضرورت ہوگی، بلکہ اس کی اہمیت زیادہ ہے، قلیل مدتی منصوبے کی حیثیت اولین طبی امداد کی ہے اور طویل مدتی منصوبے کی حیثیت آپریشن کی، اگر فوری اقدامات ہی پر اکتفا کرلی گئی تو ہم اپنے مستقبل کو محفوظ نہیں کرسکیں گے، مستقبل کو محفوظ کرنے کے لیے طویل مدتی منصوبہ بندی ضروری ہے؛ اس لیے یہاں اس کا بھی ایک خاکہ پیش کیا جارہا ہے، واضح رہے کہ یہاں صرف ان کاموں کا خاکہ پیش کیا جائے گا، جن کا تعلق ہم سے اور ہمارے گھر سے ہے، ان کاموں کا ذکر نہیں ہوگا، جو امت کے قائدین، رہنماؤں اور دینی وملی جماعتوں اور تنظیموں کو کرنے چاہئیں۔

سب سے پہلے یہ بات سمجھنے کی ہے کہ ہمارے لیے ہمارا دین روح کی حیثیت رکھتا ہے، ہم ہوا پانی کے بغیر تو رہنے کا تصور کرسکتے ہیں؛ لیکن اسلام کے بغیر رہنے کا تصور ہمارے لیے ناممکن ہے، باطل طاقتوں کو بھی ہم سے اصلی شکایت یہی ہے کہ ہم مذہب اسلام کے پیروکار ہیں، اگر ہم اسلام کو چھوڑنے کا ارادہ ظاہر کریں تو وہ ہمارے تلوے چاٹنے کو بھی تیار ہوجائیں؛ اس لیے ہمیں اس بات کی سب سے زیادہ منصوبہ بندی کرنی ہوگی کہ ہم اپنے اور اپنے خاندان میں اسلام کی جڑیں کس طرح مضبوط کریں، اس کے لیے ہمارے اوپر فرض ہوگا کہ ہم ہر حال میں اتنا دینی علم حاصل کرلیں جتنا علم زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے، ساتھ ہی اپنے بال بچوں کو بھی سب سے پہلے اتنا علم دینے کی فکر کریں یعنی صحیح تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ ناظرہ قرآن، کم از کم ''الم تر کیف'' سے آخر سورتوں کا حفظ، اسلامی عقائد کا علم، کفریہ وشرکیہ اعمال کا علم اور نماز، روزہ، پاکیزگی کے عام مسائل کا علم۔

جب گھر کے تمام افراد کو اتنا علم حاصل ہوجائے تو آگے قدم بڑھانا چاہیے، آگے کا میدان بہت وسیع ہے، اس کے لیے ہمیں ایک نظام بنانا ہوگا۔

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ! کسی بھی معتبر عالم دین کی تفسیر قرآن، اپنی پسندیدہ زبان میں مجموعہ احادیث، سیرت نبوی، سیرت صحابہ اور فقہی مسائل کی کتاب خرید لی جائے، گھر کے سب لوگ جمع ہوں اور ترتیب سے تھوڑی سی تفسیر، دوتین احادیث، کچھ سیرت نبوی اور سیرت صحابہ اور کچھ فقہی مسائل پڑھیں۔

یا اس طرح ترتیب بنالیں کہ ایک دن تفسیر وحدیث پڑھیں اور ایک دن سیرت اور فقہی مسائل، جو ترتیب بھی مناسب ہو، وہ اختیار کرلی جائے۔ اس کے علاوہ دعاؤں کو یاد کرنے، قرآنی سورتوں کو حفظ کرنے، یا نمازوں کی پابندی کرنے پر کسی انعام کا اعلان کیا جائے، جس سے سب لوگوں کو دلچسپی پیدا ہو، انعام کچھ بھی ہوسکتا ہے، کھانے پینے کی چیز، نقد روپے، کوئی اور ہدیہ تحفہ، یا کسی مناسب جگہ پر سیر وتفریح کے لیے جانا۔

اسی طرح گھر میں کبھی کبھی ایک ساتھ بیٹھ کر کسی معتبر عالم دین، یا اسکالر کی مفید آڈیو تقریر بھی سنی جاسکتی ہے، یا کسی عالم کو بلا کر کسی دینی موضوع پر ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس طرح ہمارے گھروں میں دینی ماحول پیدا ہوگا اور پھر خود بہ خود ہماری نسلوں میں دین منتقل ہوگا۔

# آب وہوا کی تبدیلی سے کھیتی پر بُرا اثر

دھیرج مشرا

آب وہوا کی تبدیلی کے اثر اور بڑھتی آلودگی نہ صرف لوگوں کی صحت پر سیدھا اثر ڈال رہی ہیں، بلکہ کھیتوں میں پیدا ہو رہی فصلیں بھی ان سے متاثر ہیں۔وزارت زراعت نے پارلیامانی کمیٹی کو دیے ایک تحریری جواب میں کہا ہے کہ آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے دھان، گیہوں، مکئی، جوار، سرسوں، آلو، کپاس اور ناریل جیسی فصلوں پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔دی وائر کے پاس وزارت کے ذریعے دیے گئے جواب کی کاپی موجود ہے۔وزارت زراعت نے سینئر بی جے پی رہنما مرلی منوہر جوشی کی صدارت والی پارلیامانی کمیٹی کو بتایا کہ اگر وقت رہتے مؤثر قدم نہیں اٹھائے گئے تو دھان، گیہوں، مکئی، جوار، سرسوں جیسی فصلوں پر آب وہوا کی تبدیلی کا کافی برا اثر پڑ سکتا ہے۔کمیٹی نے خدشہ ظاہر کیا کہ ۲۰۵۰ء تک گیہوں کی پیداوار ۶/ سے ۲۳/ فیصد تک کم ہوسکتی ہے۔کمیٹی نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت کی کوششوں کو ناکافی بتایا ہے۔وزارت نے کہا کہ درجۂ حرارت کے ہر ایک ڈگری سیلسئس کے اضافہ پر ۶/ ہزار کیلو گیہوں کی پیداوار کم ہوسکتی ہے،اسی طرح وزارت نے پارلیمانی کمیٹی کو بتایا ہے کہ مکئی کی پیداوار ۲۰۵۰ء تک ۱۸/ فیصد کم ہوسکتی ہے،اگر مستقبل کے لئے مناسب قدم اٹھائے جائیں گے تو اس کی پیداوار ۲۱/ فیصد بڑھائی جاسکتی ہے۔وہیں ۲۰۲۰ء تک آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے چاول کی پیداوار ۴/ سے ۶/ فیصد تک کم ہوسکتی ہے، حالانکہ مؤثر قدم اٹھانے پر چاول کی پیداوار ۱۷/ سے ۲۰/ فیصد تک بڑھائی جاسکتی ہے۔واضح ہو کہ مرلی منوہر جوشی کی صدارت والی کمیٹی نے ’’آب وہوا کی تبدیلی پر نیشنل ایکشن پلان کا مظاہرہ‘‘ پر ۳۰/ ویں رپورٹ تیار کی ہے، ’’آب وہوا کی تبدیلی پر نیشنل ایکشن پلان‘‘ (این اے پی سی سی) کے تحت کل آٹھ قومی مشن آتے ہیں جس میں زراعت بھی شامل ہے، کمیٹی نے یہ رپورٹ تیار کرنے کے دوران حکومت کے ذریعے چلائی جارہی زراعت سے متعلق اسکیموں کے اعداد وشمار اور ان کے نافذ کرنے کی صورت حال کے بارے میں تفصیلی جانکاری مانگی تھی، کمیٹی نے کہا کہ آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے پوری زمین متاثر ہے اور اس کی وجہ سے زراعت پر کافی برا اثر پڑ رہا ہے۔

آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے اشیائے خوردنی کی چیزوں کے معیار پر اثر پڑ سکتا ہے۔کاربن ڈائی آکسائیڈ کے بڑھنے کی وجہ سے اناج میں پروٹین کے مقدار اور دیگر منیرلس جیسے کہ جنک اور آئرن کی کمی ہوسکتی ہے۔پارلیمانی کمیٹی نے آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے زراعت پر پڑ رہے اثرات کے حل پر حکومت کی کوششوں پر مایوسی جتاتے ہوئے اس کو ناکافی بتایا ہے، کمیٹی نے کہا کہ اگر کسان اور زراعت کو ان مسائل سے بچانا ہے تو حکومت کو زیادہ سے زیادہ نامیاتی کاشت کاری کو بڑھاوا دینا ہوگا۔وزارت نے بتایا کہ آلو کی پیداوار بھی ۲۰۲۰ء تک ۵ء۲/ فیصد، ۲۰۵۰ء تک ۶/ فیصد اور ۲۰۸۰ء تک ۱۱/ فیصد کم ہوسکتی ہے۔حالانکہ مستقبل کے لئے سویابین کو لے کر اچھے اشارے ہیں، وزارت زراعت کے مطابق سویابین کی پیداوار ۲۰۳۰ء سے لے کر ۲۰۸۰ء تک میں آٹھ سے تیرہ فیصد تک بڑھ سکتی ہے، اسی طرح مغربی ساحلی علاقوں جیسے کہ کیرل، تمل ناڈو، کرناٹک اور مہاراشٹر جیسے علاقوں میں ناریل کی پیداوار میں اضافہ ہونے کی امید ہے۔آب وہوا کی تبدیلی سے سیب کی پیداوار پر بھی کافی برا اثر پڑ رہا ہے، اسی طرح دودھ کی پیداوار پر بھی برا اثر پڑ سکتا ہے، وزارت زراعت نے بتایا کہ ۲۰۲۰ء تک ۶ء۱/ میٹرک ٹن اور ۲۰۵۰ء تک ۱۵/ میٹرک ٹن دودھ کی پیداوار کم ہوسکتی ہے، اس معاملے میں سب سے زیادہ نقصان اتر پردیش میں ہوسکتا ہے۔اس کے بعد تمل ناڈو، راجستھان اور مغربی بنگال اس سے متاثر ہوسکتے ہیں۔وزارت نے یہ بھی بتایا کہ درجۂ حرارت بڑھنے کی وجہ سے انڈا اور گوشت پیداوار میں کمی آتی ہے، آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے مٹی کا کٹاؤ بڑھ سکتا ہے اور پانی کی دستیابی اور معیار کو متاثر کرنے کا امکان ہے۔وزارت زراعت نے کہا: ’’ہندوستانی کسان آب وہوا سے متعلق خطرے کو اپنا رہے ہیں۔بہتر اقسام، فصل کی تنوع، فصل، آب اور مال مویشی انتظام وانصرام، قیمت میں اضافہ وغیرہ جیسی حکمت عملی سے آب وہوا کے خطرے کے مطابق زراعت کو تیار کرنے میں مدد ملی ہے، چھوٹے اور حد فاصل کسان فیملی (جن کے پاس چار ایکڑ سے کم زمین ہے) صرف زراعت کے ذریعے اپنی زندگی نہیں گزار سکتے ہیں، حالانکہ، موافقت کے ذریعے ایک خود مختار زراعت حاصل کی جاسکتی ہے۔‘‘

ایک طرف جہاں آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے زراعتی پیداوار کم ہونے کے اشارے ہیں، وہیں زراعت کے لئے استعمال کی جانے والی چیزوں کی وجہ سے کافی حد تک آب وہوا تبدیل ہو رہی ہے، وزارت زراعت نے بتایا ہے کہ کھاد اور جراثیم کش کے اندھادھند استعمال سے ماحول میں گرین ہاؤس گیس کی مقدار کافی بڑھ رہی ہے۔پرالی جلانے کی وجہ سے بھی آلودگی کی سطح بڑھ رہی ہے، وزارت نے بتایا کہ ۱۹۷۰ء سے لے کر ۲۰۱۴ء کے بیچ میں گرین ہاؤس گیس کا اخراج ۸۰/ فیصد بڑھ گیا ہے۔چاول کے کھیتوں سے ۳۳/ لاکھ ٹن میتھین گیس کا اخراج ہوتا ہے، اسی طرح ۵ء۰ سے ۲ء۰/ کلوگرام فی ہیکٹیر نائٹرس آکسائیڈ گیس کا اخراج ہوتا ہے، ایک ٹن دھان کی پرالی جلانے پر تین کیلو پارٹکلیٹ میٹر (پی ایم)، ۶۰/ کیلو کاربن مونو آکسائیڈ، ۱۴۶۰/ کلو کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دو کلو سلفر ڈائی آکسائیڈ نکلتا ہے۔کل نائٹرس آکسائیڈ گیس کا ۷۵/ سے ۸۰/ فیصد حصہ کیمیائی کھاد سے نکلتا ہے۔وزارت نے بتایا کہ ایک اندازے کے مطابق ہندوستان میں ہر سال ۵۵۰/ میٹرک ٹن پرالی کی پیداوار ہوتی ہے، وہیں ایک دیگر اندازے کے حساب سے یہ اعداد وشمار ۶۰۰-۶۲۰/ میٹرک ٹن ہے، ہر سال اس کا ۹ء۱۵/ فیصد حصہ جلا دیا جاتا ہے، جو کہ آلودگی کو بڑھاتا ہے۔پرالی جلانے کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین اور کاربن مونو آکسائیڈ جیسی گرین ہاؤس گیس نکلتی ہے اور اس کی وجہ سے گلوبل وارمنگ ہوتا ہے۔کل پرالی جلانے میں ۴۰/ فیصد حصہ دھان کا ہے۔اس کے بعد ۲۲/ فیصد حصہ گیہوں اور ۲۰/ فیصد حصہ گنّا کا ہے۔وہیں، وزارت نے بتایا کہ جراثیم کش کے اندھادھند استعمال کی وجہ سے فضائی آلودگی، مٹی کی آلودگی اور آبی آلودگی ہو رہی ہے۔حالانکہ فی ہیکٹیر کے حساب سے ہندوستان میں جراثیم کش کا استعمال دنیا میں سب سے کم ۶ء۰/ کگرا/ ہیکٹیر ہے، لیکن زیادہ تر جراثیم کش کا استعمال بنا کسی احتیاطی عمل کے ہوتا ہے جس کی وجہ سے جسم، مٹی، پانی اور ہوا میں برا اثر پڑتا ہے، گرین ہاؤس گیس کو کم کرنے میں نامیاتی کاشت کاری کا بے حد اہم کردار ہوتا ہے، نامیاتی کاشت کاری میں پہلے سے ہی کافی نائٹروجن کی مقدار ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے کیمیاوی نائٹروجن لیس کھاد کا استعمال نہیں کرنا پڑتا ہے، اس طرح ماحول میں نائٹروجن آکسائیڈ کی مقدار کم ہونے لگتی ہے کیونکہ اگر کیمیاوی نائٹروجن لیس کھاد کا استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے بھاری مقدار میں نائٹروجن آکسائیڈ گیس نکلتی ہے، نامیاتی کاشت کاری کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بھی مقدار گھٹتی ہے، حالانکہ پارلیامانی کمیٹی نے حکومت کے ذریعے اس سمت میں کی جارہی کوششوں کو ناکافی بتایا ہے اور اس میں اضافہ کرنے کی مانگ کی ہے، پارلیامانی کمیٹی نے کہا کہ کمیٹی کو لگتا ہے کہ نامیاتی کاشت کاری کی اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے، کیونکہ کیمیائی کھاد پر مبنی زراعت گرین ہاؤس گیس میں ۵۰/ فیصد کی شراکت کرتی ہیں، نامیاتی کاشت کاری ماحول میں گرین ہاؤس گیس کا ایک سو فیصد حل عطا کرسکتی ہے اور کاربنک مادوں کے استعمال سے مٹی کا پانی روکنے کی صلاحیت (پانی برقرار رکھنے کی صلاحیت) بھی بڑھ جاتی ہے، پارلیامانی کمیٹی نے کہا ہے کہ نامیاتی کاشت کاری میں پیداوار کیمیاوی زراعت کے ذریعے حاصل کی گئی پیداوار کے مقابلے میں کم نہیں ہے، کمیٹی نے کہا کہ نامیاتی کاشت کاری کو بڑھاوا دینے کے لئے روایتی زراعتی ترقی اسکیم کے تحت جتنی رقم دی جاتی ہے، وہ کافی نہیں ہے، حیاتیاتی کسانوں کی اور حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔کمیٹی نے کہا کہ کیمیائی کھاد پر دی جانے والی سبسیڈی کو آہستہ آہستہ کم کیا جانا چاہیے کیونکہ ایسی سبسڈی مٹی، صحت اور آب وہوا میں گراوٹ کے لئے حوصلہ افزائی کرنے جیسی ہے، وزارت زراعت نے پارلیمانی کمیٹی کو دیے تحریری جواب میں یہ کہا ہے کہ نامیاتی کاشت کاری کی طرف کسانوں کو پرجوش کرنے کے لئے کسانوں کو حیاتیاتی انپٹ جیسے بایو کھاد، نامیاتی کمپوزٹ، حیاتیاتی جراثیم کش وغیرہ چیزوں پر کیمیائی کھاد کی طرح سبسڈی دی جانی چاہیے۔کمیٹی نے کہا کہ کیمیائی کھاد محکمہ شہری کھاد کے استعمال کو پرجوش کرنے کے لئے ۱۵۰۰/ روپے/ میٹرک ٹن کی بازار ترقی مدد عطا کر رہی ہے، اس رقم کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے، کمیٹی نے ایک بار پھر نامیاتی کاشت کاری/ نامیاتی زراعتی پیداوار کی تعریف میں یکسانیت لانے پر زور دیا تاکہ گھریلو استعمال اور بین الاقوامی کاروبار کو بڑھاوا دینے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہ آئے اور حکومت سے اس سے متعلق فوراً کارروائی کرنے کی گزارش کی ہے۔

## جمہوری قدروں پر شب خون

حال ہی میں ملک کے الگ الگ حصوں میں وکیلوں، ٹریڈ یونین کارکنوں، قلمکاروں اور شہری حقوق کے لیے کام کرنے والوں کے گھر اور دفتروں پر پڑے پولیس کے چھاپے اور اس کے بعد ہوئی ۵/ لوگوں کی گرفتاری ہندوستان کی جمہوریت کی صورت حال کے بارے میں تشویش ناک اشارہ ہے، ان پر ’’غیر قانونی سرگرمی روک تھام قانون‘‘ (یو اے پی اے) کے تحت الزام لگائے گئے ہیں۔مہاراشٹر پولیس کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی نکسلی سرگرمیوں سے ان کے تعلقات کے ثبوت پر مبنی ہے، لیکن انتظامیہ کے ذریعے نہ ہی کوئی ثبوت اور نہ ہی کوئی پختہ الزام سامنے رکھا گیا ہے، اس کے بجائے ہم نے جو دیکھا وہ قیاس آرائیوں کا سیلاب ہے، جو بدنام کرتے ہوئے ’’نامعلوم‘‘ ماخذوں پر مبنی ہے اور پوری عقیدت کے ساتھ میڈیا کے ایک بڑے طبقے کے ذریعے نشر کی جارہی ہے۔اس پروپیگنڈہ مہم کی بنیادی بات یہ ہے کہ گرفتار کئے گئے پانچ افراد کو کسی بھی طرح سے یکم جنوری کو مہاراشٹر کے بھیما کورے گاؤں جنگ کی ۲۰۰/ ویں سال گرہ پر دلتوں کے ایک جلسہ کے بعد مہاراشٹر کے کچھ حصوں میں بھڑ کے تشدد میں ملوث دکھایا جائے، بی جے پی ترجمان نے ان پانچوں کو وزیر اعظم نریندر مودی کے قتل کی مبینہ سازش سے بھی جوڑا، جس کا دعویٰ پونے پولیس نے گزشتہ جون کے مہینے میں کیا تھا، کارکن کسی بھی قانون سے اوپر نہیں ہیں لیکن یہاں مدعا اس عمل کی استبدادیت کا ہے، چونکہ یو اے پی اے کے تحت گرفتار ہوئے آدمی کو جلدی ضمانت ملنا تقریباً ناممکن ہے، پولیس بھی جانتی ہے کہ ان کو گرفتار کیے ہوئے لوگوں کے خلاف مناسب ثبوت دینے یا الزام طے کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ایک بار اگر ان لوگوں پر الزام طے ہو گئے، تو سالوں نہیں تو مہینوں تک ان کا جیل میں رہنا طے ہوگا، یقینی طور پر تب تک، جب تک ان کی گرفتاری کے پیچھے کا سیاسی مقصد پورا نہیں ہو جاتا، یہ کوئی اتفاق نہیں ہے کہ نشانہ بنائے گئے پانچوں شخص آدیواسیوں، کسانوں، خواتین، دلتوں اور ان تمام، جو سرکاری پالیسیوں سے سیدھے جڑے ہیں اور ان کے حقوق کے لئے لڑتے رہے ہیں، چاہے وہ آئی آئی ٹی میں پڑھی چھتیس گڑھ میں ٹریڈ یونین چلانے والی اور بلاس پور ہائی کورٹ میں وکالت کرنے والی سدھا بھاردواج ہوں، اپنے قلم سے شہری حقوق کے لئے آواز اٹھانے والے گوتم نولکھا ہوں یا ۷۹/ سال کے مارکس وادی شاعر ورا ورا راؤ؛ ملک کے حاشیے پر پڑے لوگوں کے متعلق ان کی گہری وابستگی ان کو ایک کرتی ہے، ارون فریرا پر پہلے بھی یو اے پی اے کے تحت دس معاملے درج کئے گئے تھے، جن میں ۵/ سال جیل میں گزارنے کے بعد ان کو بری کر دیا گیا تھا، ویرنان گونجالوس اسی معاملے میں جون میں گرفتار کئے گئے پانچ دیگر سماجی کارکنوں کا مقدمہ لڑ رہے ہیں، اگر پولیس اسی طرح مزاحمت کی ہر آواز کو جرم بتاتی رہی، تو کوئی بھی شہری اپنے آپ کو محفوظ محسوس نہیں کرے گا، اصل میں وکیلوں سمیت مشہور اقتدار مخالف آوازوں کے خلاف دہشت گردی کے الزام لگانے کا اہم مقصد اصل اور ممکنہ ناقدین کو ڈرا کر ان کو خاموش کرنا ہے، حکومت کے طرز عمل سے قدم ملا کر چلنے والے میڈیا کا ایک طبقہ گرفتار کئے گئے لوگوں کو بدنام کرنے کے لئے نکل چکا ہے۔جیسے جیسے ۲۰۱۹ء کے عام انتخابات قریب آ رہے ہیں، ایک نئی کہانی کو بڑھاوا دیا جارہا ہے، کہ دشمن ملک کے اندر ہی ہے اور یہ نہ صرف حکومت اور اس کی پالیسیوں، بلکہ ملک کے ہی خلاف ہیں۔

تاناشاہ حکمرانوں کے ذریعے یہ حکمت عملی پہلے بھی مؤثر طور سے استعمال کی گئی ہے، جہاں حکومت کی تنقید کو ملک سے بغاوت کی طرح بتایا گیا اور ڈر اور گھبراہٹ دکھا کر رائے دہندگان کو متاثر کیا گیا، یہی اس وقت ہندوستان کے حالیہ حکمراں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اس صورت حال سے انکار نہیں کیا جاسکتا، نہ ہی ایمرجنسی سے اس کا موازنہ کرنے کا کوئی فائدہ ہے، ایک آزاد اور آئینی جمہوریت کے بطور، جہاں ہر طرح کی رائے اور دلیلوں کو رکھنے کی آزادی ہے، ہندوستان اپنے جمہوری اصولوں کو اس طرح کمزور نہیں ہونے دے سکتا۔اگر عدلیہ، میڈیا اور سماج کے لئے بدلاؤ کی شروعات کرنے کا کوئی صحیح وقت ہے، تو یہی ہے۔بقول راز الہ آبادی:

شب خون کا خطرہ ہے ابھی جاگتے رہنا ☆ ☆ ☆ قاتل پس پردہ ہے ابھی جاگتے رہنا (بحوالہ دی وائر)

سید محمد عادل فریدی

## اخبارِ جہاں

## امریکی کانگریس میں قرآن پر ہاتھ رکھ کر حلف برداری

امریکی کانگریس میں ایک نئی تاریخ اس وقت مرتب ہوئی جب فلسطینی اور صومالی نژاد مسلم خاتون ارکان نے نہ صرف پہلی بار مسلم خاتون سینیٹرز کا اعزاز حاصل کیا، بلکہ تقریب حلف برادری میں قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر حلف بھی لیا۔ راشدہ طلیب اور الہان عمر ۱۱۶/ویں کانگریس کا حصہ بنیں۔ مجموعی طور پر کانگریس کے ارکان کی تعداد ۴۳۵/ ہے، کانگریس میں ۱۰۰/سینٹ اراکین اور ۴۳۵/ایوان نمائندگان کے اراکین نے جمعہ کو اپنے عہدے کا حلف لیا۔ حلف لینے والوں میں ۱۲۷/خواتین شامل ہیں۔ ری پبلکن پارٹی کی ۲۹/سالہ الیگزینڈر راسب سے کم عمر خاتون رکن بنیں۔ (یو این آئی و نیوز ایکسپریس)

## غیر قانونی تارکین وطن کو روکنے کے لئے انگلش چینل میں جنگی بیڑہ تعینات کرنے کا فیصلہ

برطانیہ کے وزیر دفاع گیون ولیمسن نے جمعہ کو پریس کانفرنس کے ذریعہ اعلان کیا کہ برطانوی بحریہ کے ایچ ایم ایس گشتی جنگی بیڑہ کو آبنائے آف ڈوور میں تعینات کیا جائے گا تاکہ فرانس سے انگلش چینل کے ذریعے برطانیہ میں داخل ہونے والے غیر قانونی تارکین وطن کو روکنے میں مدد کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ایچ ایم ایس گشتی جنگی بیڑہ کے عملے کے ارکان کو فوری طور پر اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر تارکین وطن کو انگلش چینل پار کرنے کے خطرناک کام سے روکنے کے کام میں لگ جانے کو کہا گیا ہے۔ مسٹر ولیمسن کا یہ بیان وزیر داخلہ ساجد جاوید کی جانب سے تارکین وطن بحران کے حل میں مدد کی اپیل کے بعد آیا ہے۔ مسٹر جاوید نے اس ہفتے کے آغاز میں فرانس کے وزیر داخلہ کرسٹوفر کاسٹنر کے ساتھ غیر قانونی تارکین وطن کے مسئلے کو مشترکہ طور پر حل کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ واضح ہو کہ ہر سال فرانس کے کیلس علاقے سے بڑی تعداد میں لوگ انگلش چینل کے سہارے برطانیہ میں داخل ہوتے ہیں جہاں ان کے لئے عارضی کیمپ بنا ہوا ہے۔ صرف نومبر سے اب تک برطانیہ میں ۲۳۹/ تارکین چینل کے سہارے برطانیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ (یو این آئی)

## چین کا امریکہ کے جواب میں ''تمام بموں کی ماں'' (Mother of All Bombs) کا کامیاب تجربہ

چین نے دنیا کے سب سے طاقت ورترین اور تباہ کن غیر ایٹمی بم کا کامیاب تجربہ کرتے ہوئے اسے ''تمام بموں کی ماں'' (Mother of All Bombs) کا نام دیا ہے۔ اگرچہ اس بم کی تباہ کاریوں کی زیادہ تفصیل نہیں دی گئی تاہم اتنا کہا گیا ہے کہ اسے چینی ساختہ ایچ ۶/ کے بمبار طیارے پر رکھ کر ایک غیر آباد علاقے پر آزمایا گیا ہے جس کا ٹیسٹ کامیاب رہا۔ اس ضمن میں ایک مختصر ویڈیو بھی جاری کی گئی ہے، بم کو چین کی مشہور اسلحہ ساز کمپنی نورنکو نے تیار کیا ہے۔ اپنی قوت اور تباہ کاری میں یہ صرف ایٹم بم سے پیچھے ہے اور اسی بنا پر اسے طاقتور ترین بم کہا گیا ہے۔ چینی بم کی لمبائی ۶/میٹر اور چوڑائی ۵/میٹر ہے لیکن وزن میں یہ امریکی بم سے کم ہے۔ چینی دفاعی تجزیہ نگار وائی ڈونگشو کے مطابق یہ بم زمین پر واقع خدوخال اور تعمیرات کو بہت آسانی سے مٹا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل امریکہ نے افغانستان میں پہلے ڈیزی کٹر اور اس کے بعد ایک اور طاقتور ترین بم گرانے کا اعلان کیا تھا اور اسے ''مدر آف آل بم'' یا ''ایم او اے بی'' کا نام دیا تھا۔ امریکہ نے اس بم کو افغانستان میں مزاحمت کاروں کی سرنگیں تباہ کرنے کے لیے استعمال کیا تھا، کیونکہ یہ بہت گہرائی تک مار کرسکتا ہے۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

## سعودی عرب کی ہندوستانی خواتین کو بغیر محرم کے حج پر آنے کی اجازت

سعودی عرب نے ہندوستان کے لیے حج قوانین میں تبدیلی کرتے ہوئے ۴۵/سال سے زائد عمر کی خواتین کو بغیر محرم کے حج پر آنے کی اجازت دے دی ہے۔ سعودی حکومت نے ہندوستانی حکومت کی تجویز کو قبول کرتے ہوئے ۴۵/سال سے زائد عمر کی خواتین کو بغیر محرم کے ۴/حاجیوں کے گروپ کے ساتھ حج پر آنے کی اجازت دی ہے۔ ہندوستانی حکومت نے ۲۰۱۴ء کے حج قوانین میں ترمیم کے لیے سعودی حکومت سے رجوع کیا تھا جس میں ۴۵/برس سے زائد عمر کی خواتین کو محرم کی پابندی سے استثنٰی کے لیے درخواست کی گئی تھی۔ اقلیتی امور کی وزارت کی جانب سے جاری مراسلے میں کہا گیا ہے کہ ۴۵/یا اس سے زیادہ عمر کی خواتین کو ۴/کے گروپ میں بغیر مرد سرپرست کے حج پر جانے کی اجازت ہوگی تاہم خواتین کو اپنے مکتبہ فکر سے بھی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ واضح رہے کہ فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے خواتین کو کسی محرم کے ساتھ جانا لازمی ہوتا ہے، محرم میں شوہر، بیٹا، باپ، بھائی وغیرہ شامل ہیں۔ (نیوز ایکسپریس)

## بنگلہ دیش میں نو منتخب ممبران پارلیمنٹ کو حلف دلایا گیا

بنگلہ دیش کے نو منتخب ممبران پارلیمنٹ نے جمعرات کو حلف لیا۔ پارلیمنٹ اسپیکر شیریں شرمین چودھری نے عوامی لیگ کے ممبران پارلیمنٹ کو صبح ۱۱/بجے منعقدہ ایک تقریب میں عہدے اور رازداری کا حلف دلایا۔ محترمہ چودھری نے سب سے پہلے خود عہدے اور رازداری کا حلف لیا اور اس کے بعد سبھی ممبران پارلیمنٹ کو حلف دلایا گیا۔ واضح ہو کہ پارلیمانی الیکشن میں وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کی پارٹی عوامی لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی اور تین سو میں سے دو سو اٹھاسی سیٹیں حاصل کیں۔ (یو این آئی)

## امریکہ اور اسرائیل یونیسکو کی رکنیت سے باضابطہ طور پر علیحدہ

اسرائیل مخالف تعصب کو فروغ دینے کا الزام لگا کر امریکہ اور اسرائیل نے اقوام متحدہ کے ادارہ برائے تعلیم، سائنس اور ثقافت ''یونیسکو'' کی رکنیت سے باضابطہ طور پر علیحدگی اختیار کرلی۔ اسرائیل اور امریکہ کی جانب سے ۲۰۱۷ء میں ادارے کی رکنیت چھوڑنے کا اعلان کیا گیا تھا، تاہم اب دونوں ممالک کی جانب سے باضابطہ طور پر یونیسکو کی رکنیت سے علیحدگی اختیار کرلی گئی ہے۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

## تعلیم و روزگار

## میوات کی پہلی مسلم خاتون شبنم بانو بنیں گی ''سنسکرت'' کی لکچرر

ہندوستان میں سب سے پسماندہ مانے جانے والے علاقہ میوات (ضلع نوح) کی ایک بیٹی شبنم بانو نے سنسکرت میں پی جی ٹی (پوسٹ گریجوایٹ ان ٹیچنگ) کی ڈگری حاصل کر کے اپنے خاندان کا نام روشن کیا ہے۔ وہ میوات علاقہ کی پہلی مسلم خاتون ہیں جو سنسکرت کی لیکچرر بنیں گی۔ میو برادری سے وابستہ شبنم اب سینئر سکنڈری اسکول میں پڑھا سکیں گی۔ سرفراز انجم کی اہلیہ اور گاؤں احمد باس کی رہائشی شبنم بانو کی اس کامیابی سے میوات بھر میں خوشی کی لہر ہے، واضح رہے کہ شبنم کے شوہر سرفراز انجم بھی ٹیچر رہ چکے ہیں اور اب وہ ہائی کورٹ میں وکالت کر رہے ہیں۔ شبنم بانو نے راجستھان یونیورسٹی، جے پور سے سنسکرت میں بی اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اس کے بعد انھوں نے ایک مرتبہ سنسکرت اور دوسری مرتبہ سیاسیات سے ایم اے کیا ہے۔ وہ سنسکرت سے بی ایڈ کرنے کے ساتھ ایل ایل بھی کی ڈگری بھی حاصل کر چکی ہیں۔ (بحوالہ قومی آواز)

## مودی حکومت نے ۲۰۰۰/ کے نوٹوں کی چھپائی بند کی

میڈیا ذرائع کے مطابق مودی حکومت نے ۲۰۰۰/روپے کے نوٹوں کی چھپائی بند کردی ہے۔ یہ خبر گزشتہ کچھ مہینوں سے گشت کر رہے اندیشوں کو صحیح ثابت کر رہی ہے جس میں کہا جا رہا تھا کہ ۵۰۰/اور ۲۰۰/روپے کے نوٹوں کی چھپائی پر مرکزی حکومت زیادہ توجہ دینا چاہتی ہے۔ اچانک ۲۰۰۰/کے نوٹوں کی چھپائی بند کرنے کا اثر تو عام لوگوں پر پڑے گا ہی، لیکن اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ نوٹ بندی کا جو مقصد مودی حکومت نے بتایا تھا، وہ پوری طرح فوت ہو چکا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ایسا قدم اس شک کی وجہ سے اٹھایا گیا ہے کہ بڑے نوٹ کا استعمال جمع خوری، حوالہ اور ٹیکس چوری میں ہو رہا ہے۔ اس قدم سے اپوزیشن لیڈران کی وہ بات صحیح ثابت ہو گئی جب انھوں نے ۲۰۰۰/کا نوٹ مارکیٹ میں لانے کے لیے مودی حکومت کی سخت تنقید کی تھی اور کہا تھا کہ اس سے کالا بازاری کرنے والوں، حوالہ کاروباریوں اور ٹیکس چوری کرنے والوں کو آسانی ہوگی۔ یہاں خاص بات یہ ہے کہ بدعنوانی، رشوت خوری، جمع خوری اور حوالہ کاروبار پر قدغن لگانے کے مقصد سے ہی مودی حکومت نے نوٹ بندی کی تھی اور ایک ہزار کے نوٹوں کی چھپائی بند کردی تھی۔ لیکن حیران کن یہ رہا کہ ۲۰۰۰/کا نوٹ پیش کر بدعنوانوں کو مزید آسانی مہیا کردی گئیں۔ اب ملک میں ایسے حالات ہو گئے ہیں کہ کئی شہروں کو نوٹوں کی کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ پی ایم مودی کا نوٹ بندی کا فیصلہ بے وقوفانہ قدم تھا اور ۲۰۰۰/کے نوٹوں کی چھپائی بند کرنے کا فیصلہ اس بے وقوفی پر خود ہی مہر ثبت کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ وزارت خزانہ کے ایک سینئر افسر نے نوٹوں کی چھپائی بند کرنے کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ حکومت نے صرف ۲۰۰۰/کے نوٹوں کی چھپائی کم سے کم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ (قومی آواز)

## سی بی ایس ای بورڈ کا امتحان ۱۵/فروری سے شروع

سی بی ایس ای (سنٹرل بورڈ آف سکینڈری ایگزامنشین) کے امتحان ۱۵/فروری سے شروع ہو رہے ہیں، سی بی ایس ای کی آفیشیل ویب سائٹ cbse.nic.in پر دسویں اور بارہویں کے امتحان کی ڈیٹ شیٹ جاری کردی گئی ہے، جن طلبہ نے ابھی تک ڈیٹ شیٹ ڈاؤن لوڈ نہیں کیا ہے وہ ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر لیں۔ دسویں کا امتحان ۲۱/فروری سے ۲۹/مارچ تک ہوگا، اور بارہویں کا امتحان ۱۵/فروری سے ۳/اپریل تک ہوگا۔ امتحان کا وقت صبح ساڑھے دس بجے سے دوپہر ڈیڑھ بجے تک ہوگا۔ پریکٹیکل امتحانات ۱۶/جنوری ۲۰۱۹ء سے ۱۵/فروری ۲۰۱۹ء تک چلیں گے۔ (این ڈی ٹی وی نیوز بیورو)

## ایسٹ سنٹرل ریلوے میں اپرینٹس کے ۲۲۳۴/عہدوں پر ہوگی بحالی

ایسٹ سنٹرل ریلوے نے داناپور، دھنباد، مغل سرائے، سمستی پور، پلانٹ ڈپو مغل سرائے سمیت کئی دیگر ورک شاپ میں اپرینٹس کے کل ۲۲۳۴/عہدوں پر بحالی کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ان عہدوں پر بحالی کے لیے امیدواروں کا کسی بھی منظور شدہ بورڈ سے دسویں کا امتحان پاس ہونے کے ساتھ متعلقہ ٹریڈ میں آئی ٹی آئی پاس ہونا ضروری ہے۔ عمر کی حد کم از کم ۱۵/اور زیادہ سے زیادہ ۲۴/سال ہے۔ اہل امیدوار ۱۰/جنوری ۲۰۱۹ء تک آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے www.recruitment-web.org پر لاگ ان کریں۔ (روزگار سماچار پربھات خبر)

## شمالی ریلوے (Northern Railway) میں اپرینٹس کے ۱۰۹۲/عہدوں پر ہوگی بحالی

ریلوے بھرتی بورڈ شمالی ریلوے نے اپرینٹس ایکٹ ۱۹۶۱ء کے تحت اپرینٹس کے ۱۰۹۲/عہدوں پر بحالی کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ عہدوں کی کل تعداد ۱۰۹۲/ ہے جس میں میکینکل ڈیزل، الیکٹریشن، فٹر، بڑھئی، میکنک موٹر، فورزر، ہیٹ ٹریٹ منٹ، ویلڈر گیس، ویلڈر الیکٹرک، ٹرنر، پینٹر وغیرہ کے عہدے شامل ہیں۔ ان عہدوں پر بحالی کے لیے امیدواروں کا کسی بھی منظور شدہ بورڈ سے دسویں کا امتحان پاس ہونے کے ساتھ متعلقہ ٹریڈ میں کم از کم پچاس فیصد نمبرات کے ساتھ آئی ٹی آئی پاس ہونا ضروری ہے۔ عمر کی حد کم از کم ۱۵/اور زیادہ سے زیادہ ۲۴/سال ہے۔ عمر کا شمار ۳۱/جنوری ۲۰۱۹ء کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ امیدواروں کا انتخاب میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ جنرل اور او بی سی امیدواروں کو درخواست کے لیے ایک سو روپئے فیس ادا کرنی ہوگی، فیس کی ادائیگی ڈیبٹ/کریڈٹ کارڈ یا نیٹ بینکنگ کے ذریعہ کی جا سکتی ہے، ایس سی/ایس ٹی/معذور/خاتون امیدوار کو درخواست دینے کے لیے کوئی فیس ادا نہیں کرنی ہوگی۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ ۳۱/جنوری ۲۰۱۹ء ہے، مزید معلومات کے لیے www.rrcnr.org پر لاگ ان کریں۔ (روزگار سماچار پربھات خبر)

# ہیلتھ ٹپس

## خشک میوہ جات غذا بھی دوا بھی

**"اخروٹ"** غذائیت اور افادیت سے بھرپور میوہ ہے، ریسرچ کے مطابق اخروٹ کا استعمال کھانسی دور کرنے اور ذہنی نشوونما میں اضافے کے لیے مفید ہے۔ یہ جسمانی تھکن دور کرنے، بلڈ پریشر اور امراض قلب کو کنٹرول کرنے کے لیے بھی موثر ہے۔ **"پستہ"** پوٹاشیم، کیلشیم اور حیاتین کی کثیر مقدار اپنے اندر سموئے ہوئے ہے لہذا یہ وزن کم کرنے، کولیسٹرول نارمل رکھنے اور پھیپھڑوں اور دل کے امراض کے لئے مفید ہے۔ **"انجیر"** میں قدرت نے بیش بہا خزانے پوشیدہ رکھے ہیں، یہ ہاضمے کی بہتری، گردے اور مثانے کے امراض میں بے حد مفید ہے اور چہرے کی رنگت کو صاف کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ **"کاجو"** ایسے قدرتی اجزا سے بھرپور ہے جو ذیابیطس کو بڑھنے سے روکتے ہیں لہذا کاجو ذیابیطس کے مریضوں کے لیے انتہائی مفید ہے، اس میں موجود معدنیات جسمانی نشوونما میں مدد دیتی ہیں اور بچوں کی ہڈیوں کو مضبوط بنانے کے لیے اہم ہیں۔ **"بادام"** دماغ، جگر، بواسیر، آنتوں کے امراض اور اعصابی کمزوری دور کرنے کیلئے مفید ہے۔ **"چلغوزہ"** پٹھوں کی مضبوطی کے لئے اہم ہے اور مثانے میں پتھری کو ختم کرتا ہے، یہ جسم کو توانائی مہیا کرنے اور گردوں کے امراض کو دور کرنے میں انتہائی مفید ہے۔ **"مونگ پھلی"** قدرتی طور پر ایسے اینٹی آکسیڈنٹ سے بھرپور ہے جو غذائیت کے اعتبار سے سیب، گاجر اور چقندر سے بھی زیادہ مفید ہیں، مونگ پھلی میں پایا جانے والا وٹامن ای کینسر سے بچاؤ اور قدرتی فولاد خون کے نئے خلیات بناتا ہے، ایک طبی تحقیق کے مطابق ذیابیطس کے مریضوں کے لئے مونگ پھلی کا استعمال نہایت مفید ہے۔

## صحتمند رہنے کے لیے بڑھتے وزن پر قابو پانا ضروری ہے

بعض افراد کا وزن بہت تیزی سے بڑھتا ہے، تھوڑا سا کھانے پینے میں احتیاط نہ کریں اور ورزش باقاعدگی سے نہ کریں تو وزن کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے، وزن کا بڑھنا بہت سے مسائل، پریشانیوں اور امراض کا سبب بنتا ہے، لہذا صحت مند رہنے کے لیے بڑھتے وزن پر قابو پانا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ اس مسئلے سے دوچار ہیں تو سب سے پہلے اپنی غذا پر توجہ دیں، دن میں تین سے چار مرتبہ گرم پانی پئیں، باقاعدگی سے چہل قدمی اور ورزش کریں، صبح کے علاوہ رات کے کھانے کے بعد بھی چہل قدمی کریں، چاول، بڑا گوشت، مرچ مسالے والی اور تلی ہوئی چیزوں کا کم سے کم استعمال کریں، جنک فوڈز، سافٹ ڈرنکس اور مٹھائیوں سے مکمل پرہیز کریں، پھل اور سبزیاں زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اسکے علاوہ بطور علاج میتھی، اجوائن، سیاہ زیرہ، پہاڑی پودینہ اور سونٹھ ہم وزن لے کر پیس لیں اور اس سفوف کو چوتھائی چمچ صبح شام پانی کے ساتھ استعمال کریں، ان احتیاطی تدابیر کو اختیار کر کے آپ اپنے وزن کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

## دودھ، زیرہ، ناریل کا پانی اور تلسی کے فوائد

دودھ میں کیلشیم کی موجودگی معدے میں تیزابیت سے بچاتی ہے، جب بھی تیزابیت محسوس ہو ٹھنڈا دودھ پئیں۔ **"زیرہ"** ہاضمہ درست کرتا ہے، پیٹ کے درد میں آرام دیتا ہے اور تیزابیت کے اثرات کو ختم کرتا ہے، زیرہ بھون کر کوٹ لیں اور ایک گلاس پانی میں ملا کر پئیں یا ایک چمچ زیرہ ایک کپ ابلے ہوئے پانی میں ڈال کر رکھ دیں اور ہر کھانے کے بعد پئیں۔ **"ناریل کا پانی"** جسم کے پی ایچ لیول کو الکلائن میں تبدیل کر دیتا ہے جو معدے میں ایک طرح کا لعاب بناتا ہے اور معدے کو تیزابی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے، اس میں موجود فائبر ہاضمہ درست کر کے معدے کو تیزابیت سے بچاتا ہے۔ "تلسی کے پتوں" میں گیس کو ختم کر کے سکون پہنچانے کی خصوصیات موجود ہیں جن سے تیزابیت میں فوری آرام آتا ہے۔ جب بھی پیٹ میں گیس محسوس ہو تلسی کے چند پتے دھو کر چبا لیں یا ۳ سے ۴ پتوں کو ایک کپ پانی کے ساتھ ابالیں چند منٹ پکنے دیں پھر چھان کر پی لیں۔

# بچوں کی تربیت میں والدین کا کردار

بشارت حمید

بچے کسی بھی قوم کا مستقبل ہوتے ہیں، اگر کوئی قوم بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی برتے تو اس کے زوال کو کوئی نہیں روک سکتا۔ بچوں کی تربیت کا اولین ادارہ ماں کی گود ہے۔ اگر ایک ماں اپنے بچے کی تربیت بہترین خطوط پر کرتی ہے تو وہ معاشرے کو ایک بہتر انسان مہیا کرنے میں اپنا کردار کامیابی سے ادا کرتی ہے۔

پچھلے کچھ عرصے سے مائیں شاید اس کردار سے دستبردار ہو چکی ہیں اور تربیت کی ساری ذمہ داری، یا تو آیا (یعنی خادمہ) کے سپرد ہے اور یا پھر مہنگے اسکولوں کے۔ یہ بات مدنظر رہنی چاہیے کہ جو تربیت ایک ماں اپنی اولاد کی کرسکتی ہے، وہ کوئی دوسرا نہیں کرسکتا، خواہ اس کے لیے کتنے بھی پیسے خرچ کیے جائیں، پرانے وقتوں میں گھروں میں صبح فجر کے وقت اٹھنے کا رواج تھا، بڑے خود نماز کے لیے مسجد جایا کرتے تھے اور چھوٹے بچوں کو بھی جگا کر نماز اور قرآن پڑھنے کے لیے مسجد بھیجا جاتا تھا۔ والدین گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے، اس سے ایک بابرکت دینی ماحول گھر میں میسر آتا تھا۔ رات کو جلدی سونا اور صبح جلدی اٹھنے کی روٹین ہوا کرتی تھی؛ مگر اب سب کچھ الٹ ہو گیا ہے۔ اب رات کو سب جاگتے ہیں اور پھر صبح دیر تک سوئے رہتے ہیں؛ حالانکہ حدیث میں عشا کی نماز کے بعد بلاوجہ جاگتے رہنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت اب کسی کی وفات پر ایصال ثواب کے لیے ہی کی جاتی ہے، روزانہ ایک مقرر مقدار میں تلاوت قرآن ہمارے روزمرہ کے معمولات میں شامل ہی نہیں ہے۔

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور جب ہم اپنی زبان سے اس کلام کی تلاوت کرتے ہیں تو چاہے ہمیں سمجھ آئے، یا نہ آئے، یہ اپنی ایک تاثیر رکھتا ہے اور غیر محسوس طریقے سے ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگرچہ افضل یہی ہے کہ اس کی زبان سیکھ کر اس کو سمجھ کر پڑھا جائے اور اس کے مطابق اپنے زندگی کو ڈھالا جائے؛ لیکن اس کی صرف تلاوت بھی روزانہ کی بنیاد پر صبح یا شام کی جائے اور بچوں کو بھی اس کی ترغیب دی جائے۔ بچوں کی تربیت میں والدین ان کو روزانہ کچھ وقت دیں، ان کے ساتھ گپ شپ کریں، اسکول کے معاملات ڈسکس کریں۔ صرف پیسے خرچ کر کے والدین کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی؛ بلکہ انہیں چاہیے کہ خود بچوں کو مانیٹر کرتے رہیں۔ بچوں سے دوری ان کی تربیت میں بہت بڑا خلا پیدا کر دیتی ہے، یہ جو ہم آئے روز ون ویلنگ اور اسٹریٹ کرائم میں اضافہ دیکھ رہے ہیں، یہ بھی والدین کی اپنی اولاد سے عملی لاتعلقی اور ان کی تربیت سے لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم دلانے کا خصوصی اہتمام کیا جائے؛ تاکہ ہم معاشرے کو ایک بے ہنگم ہجوم کے بجائے تربیت یافتہ اور سلجھی ہوئی نسل دینے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

# ہفتۂ رفتہ

محمد عادل فریدی

## اسلامی احکام کی بنیاد نظام عدل پر ہے: مفتی وصی احمد قاسمی

اسلامی احکام کی بنیاد نظام عدل پر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے مردوں کو پیدا کیا ہے ان کو اسی کا مکلّف بنایا جائے اور جس کام کے لئے عورتوں کی تخلیق بخشی ہے ان کو اسی کام کا پابند بنایا جائے، لہذا اگر خواتین پر مردوں والی ذمہ داری ڈالی جائے تو یہ ان پر ظلم ہوگا کیونکہ یہ مقصد تخلیق کے خلاف ہوگا، یہی وجہ ہے کہ دونوں کی جسمانی ساخت اور اعضاء کی تخلیق میں نمایاں فرق ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں کی پیدائش کا مقصد جداگانہ ہے، یہ باتیں مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے مورخہ ۳۰؍دسمبر ۲۰۱۸ء کو اپنا گھرانہ نیوملت کالونی سکٹر ۳ پھلواری شریف پٹنہ میں خواتین کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے عورتوں اور مردوں کی ذمہ داریوں کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ مرد کے حقوق الگ ہیں اور عورتوں کے حقوق الگ ہیں، اللہ تعالیٰ نے مرد کے ذمہ عورتوں کا نفقہ رکھا ہے اس لئے ان کے جسم کی ساخت، ان کی سوچ وفکر، طاقت وقوت اور حالات سے نمٹنے کی صلاحیت بھی الگ رکھی ہے، جبکہ عورتوں کے ذمہ بچوں کی پرورش وپرداخت، شوہر کے لئے سکون کا ذریعہ، عزت وآبرو کی حفاظت جیسی چیزیں ہیں، قرآن نے دونوں کے حقوق کو واضح کردیا ہے، مسلم گھرانے میں زندگی بسر کرنے والی، اور مسلمان کہلانے والی ہماری مائیں اور بہنیں ان ذمہ داریوں سے آج اپنا دامن چھڑا کر رفتہ رفتہ آزادی اور مساوات کے جھوٹے نعروں کے فریب میں بہتی چلی جارہی ہیں، اور آزادی ومساوات کا مطلب یہ سمجھ رہی ہیں کہ وہ حیا وپاکدامنی، عزت وعفت کی زندگی سے الگ مردوں کے شانہ بہ شانہ، بے پردگی کے ساتھ رہنا اور نامحرم مردوں سے بات چیت کرنا ہے، جب کہ یہ کھلا ہوا دھوکا ہے، اس کے ذریعہ سے دھیرے دھیرے خیالات بدلتے ہیں اور خصوصاً کم عمری میں یہ چیزیں غلط راستے پر انہیں ڈال کر ایمان واسلام سے ہٹا دیتی ہیں، آج مسلم گھرانوں کی لڑکیوں کا غیروں کے ساتھ رفاقت وآشنائی کے جو واقعات پیش آرہے ہیں ان میں موبائل وانٹرنیٹ کے غلط استعمال کا بہت بڑا دخل ہے، جب کہ دوسری وجہ وقت پر شادی نہ کرنا، جہیز وتلک کے نام پر لڑکی والوں کو ستانا بھی ہے، غیروں کی طرح مسلم لڑکیوں میں بھی یہ رجحان بڑھتا چلا جارہا ہے کہ موبائل، فون، انٹرنیٹ وغیرہ پر وہ غیروں سے نرم لہجہ میں بات کرنے کو معیوب نہیں سمجھتی ہیں، اپنے لہجہ کو نرم کر کے غیروں سے بات کرنا عورتوں کے لئے گناہ ہے، آج کل لڑکیاں گھروں سے بے پردہ ہو کر اسکول، کالج، ٹیوشن اور دفتر کے نام پر نکلتی ہیں، گھر سے کان میں موبائل لگا کر نکلتی ہیں اور اپنی منزل تک پہونچ کر ہی وہ اسے اپنے کانوں سے ہٹاتی ہیں، جب اس طرح کا معاملہ ہماری بہنوں کا ہوگا تو مستقبل میں ان سے کیا امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح دینی اور اسلامی نہج پر تربیت کرسکیں گی، ان کی گود میں پلنے والا بچہ بھی اسی طرح ہوگا کیونکہ ماں کا اثر اس کی اولاد پر پڑتا ہے بچہ وہی کرتا ہے جو وہ دیکھتا ہے، لوگ ایسی عورتوں کو معاشرہ میں اچھی نگاہ سے بھی نہیں دیکھتے۔

موصوف نے عورتوں سے یہ بھی گذارش کی کہ آپ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو اسلامیات کا درس دیں صحابیات اور اللہ والیوں کے واقعات اپنے گھروں میں پڑھ کر سنائیں، ایک وقت خاص کرلیا جائے اور ساری چیزوں کو چھوڑ کر اس وقت میں بچوں کو پڑھ کر سنائیں اس سے ان کے اندر اسلام کی حمیت جاگے گی صحابہ اور صحابیات کے واقعہ سے ان کو اسلام کی اہمیت سمجھ میں آئیگی، اور بے حیائی کی زندگی کے مقابلہ میں اسلامی زندگی بہتر معلوم ہوگی، تاریخ میں بہت سی خواتین ایسی بھی گذری ہیں جن کے کارناموں سے اسلام کا سر فخر سے بلند ہوتا ہے ان واقعات کو پڑھ کر اور سن کر ہماری بہنیں سبق بھی حاصل کریں، اور دوسروں کو بھی اس کا درس دیں جب تک ہم اسلامی طور طریقوں کو اپنانے کا مزاج نہیں بنائیں گے اس وقت تک ہماری عزت وآبرو کی حفاظت نہیں ہوسکتی، دنیا کی چندروزہ زندگی کی رنگینیوں میں پھنس کر دنیا کے ساتھ ساتھ کہیں ہماری آخرت بھی نہ تباہ ہو جائے، اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کر کے ہمیں اپنی زندگی کو درست کرنے کی فکر کرنی چاہیئے، پروگرام میں مرد اور عورت دونوں کے الگ الگ بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا جس میں کثیر تعداد میں مرد وخواتین نے شرکت کی آخر میں مفتی وصی احمد قاسمی صاحب کی رقت آمیز دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔

## ایودھیا معاملہ پر ایک منٹ کے اندر عدالت عظمٰی نے سنایا فیصلہ، کیس نئی بنچ کے حوالے

بابری مسجد–رام جنم بھومی تنازعہ پر جمعہ کو انتہائی اہم سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے اسے نئی بنچ کے حوالے کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ یہ فیصلہ عدالت عظمٰی نے ایک منٹ سے بھی کم وقت میں سنایا اور کہا کہ آئندہ سماعت ۱۰؍جنوری کو ہوگی جو نئی بنچ کرے گی۔ ذرائع کے مطابق سپریم کورٹ نے بروز جمعہ مورخہ ۴؍جنوری ۲۰۱۹ء کو سماعت شروع کرنے کے بعد فیصلہ سنانے میں مشکل سے ساٹھ سیکنڈ کا وقت لیا اور اس تعلق سے کسی بھی فریق کی بات نہیں سنی گئی۔ چیف جسٹس رنجن گوگوئی اور جسٹس سنجے کشن کول کی بنچ نے ایودھیا معاملہ پر سماعت کے دوران نئی ڈویژن بنچ تشکیل دیے جانے کی بات کہی، حالانکہ نئی بنچ میں شامل ججوں کے تعلق سے کچھ بھی انکشاف نہیں کیا۔ امید کی جارہی ہے کہ ۱۰؍جنوری سے پہلے کسی بھی دن ان کے ناموں کا اعلان ہوسکتا ہے۔ عدالت عظمٰی نے طے کیا ہے کہ نئی ڈویژن بنچ ہی یہ طے کرے گی کہ ایودھیا معاملہ کی سماعت روزانہ کی جائے یا نہیں۔

# بقیـــــــات

**بقیہ ازواج مطہرات کا مختصر تعارف و خدمات**......... آپؓ سے روایت کرنے والے صحابہ، صحابیات، تابعی اور تابعیات ہیں۔ صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، ابوسعید خدری، اور عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور صحابیات میں سے حضرت عائشہ اور امّ سلمہؓ کی بیٹی حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کا نام آتا ہے۔ تابعی میں حضرت عطاء بن رباحؒ اور مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے حضرت سعید بن مسیّب، سلیمان بن یسار اور عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ اور تابعیات میں سے حضرت خیرہ امّ الحسن، ہند بنت حارثہ فراسیہ، صفیہ بنت شیبہ اور صفیہ بنت محصن رحمۃ اللہ علیہن اجمعین ہیں۔ آپؓ کی وفات ۵۹ھ یا ۶۰ھ کو مدینہ میں ہوئی، اور کہا جاتا ہے کہ ازواج مطہرات میں سب سے اخیر میں آپؓ ہی کا انتقال ہوا تھا۔ (جاری)

**بقیہ تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ ارتداد کے دھانے پر**............

**عہد نبوی کا ایک فکرانگیز واقعہ:** خواتین کی ایمانی غیرت، دینی حمیت اور مذہبی وابستگی کا عہد نبوی میں پیش آمدہ اس ایک واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جب بیوہ ہوئیں تو مدینہ منورہ کے ایک رئیس زادے ابوطلحہ نے شادی کا پیغام بھیجا، اس وقت ام سلیم تو مسلمان ہو چکی تھیں؛ مگر ابوطلحہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، لہذا ام سلیم نے یہ دوٹوک جواب دے کر ان کے پیغام کو رد کر دیا کہ اے ابوطلحہ! اللہ کی قسم آپ کی وہ حیثیت ہے کہ آپ کا پیغام رد نہ کیا جائے؛ لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کافر ہیں، میں مسلمان ہوں اور کسی مسلمان عورت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کافر کے ساتھ شادی کرے (مسند احمد، سنن نسائی) یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ ابھی مسلم و کافر کی شادی کے بطلان کا حکم بھی نازل نہیں ہوا تھا پھر بھی ایک مسلمان عورت کی غیرت اور عزت نفس دیکھئے کہ اپنے کو کسی کافر کی ماتحتی اور نگرانی میں دینا گوارا نہیں کیا۔

الغرض: مسلم لڑکیوں کی اس بے راہ روی کے حقیقی مجرم ان کے والدین ہیں؛ کیونکہ باپ ماں نے نہ تو اپنے گھر کا ماحول دینی رکھا، نہ ہی اولاد کو دینی اقدار سکھلائے اور نہ مومن و کافر کا حقیقی فرق بتلایا، ان کی ساری توجہ اس امر پر مرکوز رہی کہ میری بیٹی اعلی تعلیم حاصل کر لے، اسے اچھی نوکری مل جائے؛ لیکن اس طرف قطعا توجہ نہ دی کہ ان حالات میں میری بیٹی مسلمان بھی رہ جائے گی کہ نہیں؟ انہیں یہ فکر تو صبح و شام ستاتی رہی کہ میری بیٹی ڈاکٹر بن جائے، انجینئر بن جائے؛ لیکن مومن و مسلمان بھی بنے، اس کے بارے میں شاید کبھی سوچا بھی نہ ہو، ان کی یہ کوشش ضرور رہی کہ میری بیٹی اچھے نمبرات حاصل کرے، اسے اچھا ٹیوٹر ملے؛ لیکن اس بارے میں کبھی خیال تک نہ گزرا کہ میری بیٹی کا استاذ و ٹیچر دین واخلاق کا مالک ہے، یا نہیں؟ اس کے کالج، یا اسکول کا نظام مخلوط ہے، یا علیحدہ، اگر بیٹی امتحان میں کم نمبر سے پاس ہوتی ہوگی تو سخت برہمی کا اظہار کیا ہوگا، مارنے کی دھمکی دی ہوگی؛ لیکن لڑکی نے نماز میں کوتاہی کی ہوگی تو اس کے عوض ماتھوں پر بل نہ آئے ہوں گے، ان کی توجہ اس پر تو مرکوز رہی ہوگی کہ میری بچی انگریزی زبان بولنے اور سمجھنے لگے؛ لیکن یہ کبھی نہ سوچا ہوگا کہ اسے قرآن مجید کا صرف ترجمہ ہی پڑھا دیا جائے، غرض یہ کہ اللہ تعالی کی طرف سے سونپی گئی حقیقی ذمہ داریوں کو وہ بھولے رہے، انہیں یہ بھی یاد نہیں رہا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے اوپر اولاد کی کیا ذمہ داری رکھی ہے؛ جب کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے "اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"۔ (التحریم: 6) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس کسی بندے کو اللہ تعالی رعایا کی ذمہ داری دیتا ہے اور اس کی موت اس حالت میں ہوتی ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا ہے تو اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

ہمارے مسلم نوجوانوں کا حال بھی علامہ اقبال کی اس منظرکشی کے عین مطابق ہے، وہ ارقام فرماتے ہیں: آج کے نوجوان تشنہ لب ہیں، ان کے دل کا پیالہ شراب عشق سے خالی ہے، چہرے دھلے دھلائے، صاف ستھرے (فیشن کے دل دادہ) مگر جان اندھیروں میں گھری ہوئی ہے، (ایمان کی شمع فروزاں گل ہو چکی ہے)، (بس علوم مغربی سے) دماغ روشن ہیں، نہ زندگی کے مسائل پر ان کی نظر ہے، نہ حقائق کے متعلق انہیں یقین حاصل ہے، نہ مستقبل کے بارے میں انہیں کچھ امید ہے، انہوں نے دنیا میں آنکھ کھول کر کسی چیز کو دیکھا ہی نہیں ہے۔ ان نا اہلوں کی حالت یہ ہے کہ اپنی خودی سے تو انکار کرتے ہیں اور غیروں پر ایمان لائے ہوئے ہیں (جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ) بت خانہ تعمیر کرنے والا معمار ان کی مٹی سے بنی ہوئی اینٹوں کو اپنی عمارت میں لگا رہا ہے (اغیار اپنی ترقی کے لیے انہیں استعمال کرتے ہیں) ہماری درسگاہوں کو (جن میں یہ نوجوان تعلیم پاتے ہیں) اپنی منزل مقصود ہی کا پتا نہیں اور ان کے دل کی گہرائیوں تک پہنچنے اور حقیقی مقصد کی طرف انہیں متوجہ کرنے کا کوئی راستہ ہی نظر نہیں آتا۔ ان درسگاہوں نے نوجوانوں کے دلوں سے فطرت کے نور کو بالکل دھو دیا ہے، ان میں سے ایک طالبعلم بھی ایسا نہیں نکلا جسے گلشن اسلام کا گل رعنا کہا جا سکے۔ ہمارا معمار پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھ دیتا ہے، ہمارے معلمین ابتدا ہی سے شاہین کے بچوں میں بطخوں کی عادتیں پیدا کرتے ہیں۔ علم جب تک زندگی سے سوز و ساز حاصل نہ کرے، اس وقت تک طالب علم کا دل اپنے افکار سے لذت اندوز نہیں ہو سکتا۔ تجھے اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے جو مدارج عالیہ عطا کیے گئے ہیں ان کی تشریح و تفصیل ہی کا نام علم ہے، فطرت کی جو نشانیاں تجھے دی گئی ہیں علم ان کی تفسیر کے سوا اور کیا ہے؟ تجھے پہلے اپنے وجود کو محسوسات کی آگ میں تپانا چاہیے اس کے بعد کہیں تو یہ سمجھ سکے گا کہ تیری چاندی (اسلامی تہذیب) اور غیروں کے تانبے (مغربی تہذیب) میں کیا فرق ہے۔

حقیقت کا علم سب سے پہلے حواس ظاہری کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے اور اس کا آخری درجہ حضور قلب سے میسر آتا ہے، معرفت حق کا یہ اعلیٰ مقام شعور میں نہیں سما سکتا، اس سے ماورا ہوتا ہے۔ (خطاب بہ جاوید)

**کرنے کے اہم کام:** ارتداد کی اس تیز و تند آندھی کو روکنے اور اس سیلاب بلاخیز پر بندھ لگانے کے لیے معاشرے کے تین طبقات پر تین بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں: سب سے پہلے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی ہر نقل و حرکت پر غیر محسوس طریقے سے نظر رکھیں، بچپن ہی سے انہیں اسلامی تعلیمات اور نبوی اخلاق کا پابند بنائیں، مغربی کلچر اور بے حیا تہذیب سے کوسوں دور رہنے کی تلقین کریں، بلوغ کے بعد نکاح میں عجلت سے کام لیں، پڑھائی کے عذر کو ہرگز اس راہ میں حائل نہ ہونے دیں، ادراک و شعور سے پہلے موبائل اور انٹرنیٹ سے حتی الامکان بچائیں اور اگر ناگزیز ضرورت کے سبب اجازت بھی دیں تو مثبت و منفی استعمال کی کڑی نگرانی کریں۔

علماء امت اور ائمہ مساجد کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوان طبقہ سے اپنے تعلقات استوار کریں، انہیں مختلف حیلوں سے اپنے قریب کرتے رہیں اور یاد رکھیں یہ زمانہ کنویں کو پیاسے کے پاس خود جا کر تشنگی بجھانے کا ہے؛ تاکہ اسلام اور ایمان کی عظمت و رفعت ان کے ذہن و دماغ میں جاگزیں کی جا سکے۔ نسل نو کو پوری سنجیدگی کے ساتھ اس بات سے آگاہ کریں کہ ایمان اور اسلام ہی ایک مسلمان کا سب سے بڑا سرمایہ اور دولت گراں مایہ ہے؛ اس لیے کہ دونوں جہان کی کامیابی اسی ایمان پر منحصر ہے۔ انہیں مکی دور میں صحابہ کرام کے مجاہدات سے روشناس کرائیں اور بتائیں کہ ایمان و اسلام کی حفاظت اور بقا کے لئے ادنی سا ادنی مسلمان جان، مال اور عیال سے گذر جانا تو گوارا کر لے گا؛ لیکن اس سرمایے پر کسی سمجھوتے اور سودے کے لئے تیار نہیں ہوگا، کیوں کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کے واسطے سے پوری امت کو یہ وصیت فرمائی ہے کہ کسی حال میں شرک نہ کرنا خواہ تم قتل کر دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ (مسند احمد) [اسی] مضمون پر مشتمل پوری ایک سورت قرآن میں سورہ کافرون کے نام سے موجود ہے۔ اس سورت کا بنیادی مضمون ہی یہ ہے کہ کفر اور شرک پر کسی صورت میں کوئی مصالحت نہیں ہو سکتی۔

دینی و ملی تنظیموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس موضوع کو مستقل تحریک کی شکل دے کر شعور بیداری مہم چلائیں، شہر شہر، گھر گھر، قریہ قریہ، چپہ چپہ اس حوالے سے لوگوں کو بیدار کریں، بڑے پیمانے پر مکاتب کا قیام اور تعلیم بالغان کا اہتمام کیا جائے، نوجوانوں کی ذہن سازی اور تربیت کے لیے چھوٹے چھوٹے ورک شاپ منعقد کیے جائیں، اجتماعی شادیوں کا انتظام بھی اس سلسلہ میں موثر اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔

اخیر میں ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ بارگاہ ایزدی میں استقامت علی الایمان کی دعائیں کریں، اللہ سے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنی اپنی حیثیت و وسعت کے مطابق دین و ایمان کے تحفظ کا سامان کریں۔ (لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً)

## اعـــــلان مفقـــــود الخبری

**● مقدمہ نمبر ۲۹/۱۴۱۸/۱۴۴۰ھ** (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گواپوکھر، مدھوبنی)

حمیدہ خاتون بنت محمد مختار مقام نرائن پٹی، ڈاکخانہ وتھانہ راج نگر، ضلع مدھوبنی:............ مدعیہ/فریق اول

بنام

محمد اسرائیل ولد محمد اسماعیل مقام رام کھتاری، ڈاکخانہ سمری، تھانہ راج نگر، ضلع مدھوبنی:...... مدعا علیہ/فریق دوم

**اطلاع بنام مدعا علیہ:** معاملہ ھٰذا میں فریق اول حمیدہ خاتون نے آپ (فریق دوم) کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ فلاح المسلمین گواپوکھر، ضلع مدھوبنی میں عرصہ دراز سے غائب اور لاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کیے جانے کا معاملہ دائر کیا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، دارالقضاء کو اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ سماعت ۴/جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۰/فروری ۲۰۱۹ء روز اتوار کو بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ اپنا اور اپنے گواہان کا شناختی کارڈ اور اس کی فوٹو کاپی ضرور ساتھ لائیں۔ فقط۔ قاضی شریعت

**مقدمہ نمبر ۳/۴۱۷/۱۴۴۰ھ** (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گڈا، جھارکھنڈ)

عشرت خاتون بنت محمد سلیم الدین مقام کھیریا، ڈاکخانہ گھٹی، تھانہ ہنوارہ، ضلع گڈا:............ مدعیہ/فریق اول

بنام

محمد استخار ولد محمد جمد لی، مقام سمرا، ڈاکخانہ انجنا: تھانہ ہنوارہ، ضلع گڈا...... مدعا علیہ/فریق دوم

**اطلاع بنام مدعا علیہ:** معاملہ ھٰذا میں فریق اول عشرت خاتون نے آپ (فریق دوم) کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ گڑگاواں، ضلع گڈا، جھارکھنڈ میں عرصہ چھ (۶) ماہ سے غائب اور لاپتہ ہونے اور نان ونفقہ و دیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کیے جانے کا معاملہ دائر کیا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، دارالقضاء کو اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ سماعت ۴/جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۰/فروری ۲۰۱۹ء روز اتوار کو بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ اپنا اور اپنے گواہان کا شناختی کارڈ اور اس کی فوٹو کاپی ضرور ساتھ لائیں۔ فقط۔ قاضی شریعت


## نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زرتعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کر دیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کر کے نقیب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مزید مفید و دینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ @imaratshariah کو فالو کریں۔ (**مینیجر نقیب**)

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

## طلاق ثلاثہ بل خواتین مخالف اور وحشیانہ: ڈاکٹر اسماء زہراء

ڈاکٹر اسماء زہراء چیف آرگنائزر ویمنس ونگ مسلم پرسنل لا بورڈ نے یکم جنوری ٢٠١٩ء کو میڈیا پلس آڈیٹوریم حیدر آباد میں منعقد ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مرکزی حکومت کے موجودہ طلاق بل کی شدت سے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا تین طلاق بل سراسر نقصاندہ، غیر انسانی، خواتین مخالف اور وحشیانہ بل ہے، جس کا مقصد مسلم خاندان کو توڑنے، خواتین کو بے آبرو کرنے، مطلقہ کے بچوں کو بے سہارا بنانے اور آپسی رشتہ کے شیرازہ کو بکھیرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سپریم کورٹ نے طلاق ثلاثہ کو بے اثر قرار دے دیا تو پھر اس بل کی کیا ضرورت ہے، یہ دراصل معاشرہ کی تقسیم کے لیے سیاسی چال اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں نفرت کی درار پیدا کرنا ہے، اس بل سے ازدواجی تعلقات میں بکھراؤ آئے گا، اور شادی کے نظام پر ضرب کاری لگے گی، بل کو خواتی کو بااختیار بنانے کا نام دیا جا رہا ہے، جب کہ اس کا مواد اس مقصد کے بالکل خلاف ہے، کسی بھی فوجداری مقدمہ میں مجسٹریٹ ضمانت کی منظوری کا فیصلہ کرتا ہے نہ کہ متاثرہ، دفعہ 7/C کے مطابق محض بیوی کے الزام پر شوہر کو جیل جانا پڑے گا، جو فوجداری قانون کے خلاف ہے۔ انہوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ کہا کہ ملک کی ٩٩/ فیصد مسلم خواتین اس بل کے خلاف ہیں، خود ملک کے آئین نے جو مذہبی آزادی دی ہے، یہ بل اس دستوری حق سے بھی متصادم ہے، ملک کا انصاف پسند طبقہ کسی طرح بھی اس بل کے حق میں نہیں ہے، اس کے باوجود حکومت اس بل کو پاس کرانے پر مصر ہے جس کو سیاسی سازش ہی کہا جا سکتا ہے، مسلم پرسنل لا بورڈ کی ویمنس ونگ اور ملک کی مسلم خواتین اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے حکومت کے دونوں ایوانوں میں بیٹھے ارکان سے اپیل کرتی ہی کہ اس بل کو رد کیا جائے یا سلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کیا جائے، اور ہر حال میں اس بل کو موجودہ صورت میں پاس ہونے سے روکا جائے، انہوں نے کہا کہ جس طرح ہماری بہنوں نے دستخطی مہم کے موقع پر اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیا، ملک میں سیکڑوں ریلیاں نکالیں، آج بھی ضرورت پڑے گی تو ہماری بہنیں اس بل کے خلاف متحد اور تیار نظر آئیں گی، واضح رہے کہ حکومت نے اس سے پہلے راجیہ سبھا میں طلاق بل پاس نہ ہونے کی وجہ سے آرڈیننس لاکر اس کو عارضی قانون کی شکل دیا تھا، لیکن اس آرڈیننس کو بھی مکمل قانونی شکل میں لانے کے لیے چھ ماہ کے اندر دوبارہ لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے منظور کرانا ضروری تھا، لیکن حکومت کی یہ سازش اس بار بھی کامیاب نہیں ہو سکی، لوک سبھا نے تو منظوری دے دی، لیکن راجیہ سبھا میں بل زیر التواء ہے اور اب تک ظالموں کے ظلم کو پذیرائی حاصل نہیں ہو سکی ہے۔

## خواتین کے اندر دینی بیداری وقت کی اہم ضرورت

امارت شرعیہ کے زیر اہتمام شہر پٹنہ اور اس کے اطراف میں خواتین کے اجتماعات کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے، ان اجتماعات کا مقصد خواتین کے اندر دینی بیداری لانا، انہیں دین و شریعت کی عظمت سے واقف کرانا اور موجودہ گمراہ کن سازشوں سے باخبر رکھنا ہے، چنانچہ اس سلسلہ میں ٣٠/دسمبر ٢٠١٨ء کو اتوار کے دن پانچ مقامات پر خواتین کے اجتماع کا انعقاد ہوا، یہ اجتماعات مدرسہ حسینیہ کربلا، مسجد بلال آزاد نگر، مسجد سجاد اپنا گھرانہ، عالم گنج لوہرواگھاٹ اور چاند کالونی گائے گھاٹ میں منعقد ہوئے، جن کو حسب ترتیب راقم محمد سہراب ندوی، مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی، مولانا عمر فاروق قاسمی اور مولانا اخلاق صاحب قاسمی امارت شرعیہ نے خطاب کیا۔ خطاب میں خاص طور پر قرآنی تعلیمات اور سیرت نبوی کی روشنی میں خواتین کو ان کے مقام، ان کی عظمت و قدردانی، ان کے حقوق اور ذمہ داریاں، ایک وفا شعار بیوی اور باحیا بیٹی کی صفات سے واقف کرایا گیا، دین و شریعت کی ضرورت واہمیت بتائی گئی اور موجودہ دور میں اسلام مخالف جو ہوائیں چل رہی ہیں اور دین وایمان کے خلاف جو فتنہ پردازیاں ہو رہی ہیں، ان پر روشنی ڈالی گئی، ان اجتماعات کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں، حضرت امیر شریعت مدظلہ نے مسلم لڑکیوں کے ارتداد کے سنگین واقعات اور ملک میں مسلم خواتین کو ذرائع ابلاغ کے ذریعہ گمراہ کرنے کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے اجتماعات کے انعقاد کی ہدایت دی ہے، ان شاء اللہ یہ سلسلہ مرتب انداز میں آگے بڑھایا جائے گا۔

## دربھنگہ و مدھوبنی کا خصوصی تربیتی اجلاس تاریخی ہوگا

نائب ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا محمد شبلی القاسمی اس وقت ضلع مدھوبنی اور دربھنگہ کے دورہ پر ہیں، موصوف ٤/٥/فروری ٢٠١٩ء کو دربھنگہ میں اور ٦/٧/فروری ٢٠١٩ء کو مدھوبنی میں منعقد ہونے والے خصوصی تربیتی اجلاس کے تعلق سے تیاریوں کا جائزہ لینے کے ساتھ ذمہ داروں سے خصوصی ملاقات اور اس تعلق سے منعقد ہونے والی میٹنگوں میں شرکت کر رہے ہیں، اب تک ابوبکر صدیق اکیڈمی بانکا، بسفی، ضلع مدھوبنی، مدرسہ عائشہ نور چک مدھوبنی، مدرسہ اصلاحیہ نبٹولیہ، دربھنگہ، پبلک اسکول نام نگر اور مدرسہ امدادیہ لہیریا سرائے دربھنگہ میں میٹنگیں منعقد ہو چکی ہیں، دربھنگہ میں استقبالیہ کمیٹی بھی تشکیل پا چکی ہے، مدھوبنی میں بھی بلاک وار دورہ جاری ہے، جناب مولانا محمد شبلی القاسمی نے اپنے اخباری بیان میں بتایا کہ حضرت امیر شریعت مدظلہ کی آمد اور امارت شرعیہ کی نسبت پر منعقد ہونے والے اجلاس کی خبر سے عوام وخواص میں غیر معمولی جوش وخروش کا ماحول دیکھا جا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ دربھنگہ کا اجلاس مدرسہ امدادیہ لہیریا سرائے اور مدھوبنی کا اجلاس مدرسہ فلاح المسلمین بھوارہ، مدھوبنی میں منعقد ہوگا، ان شاء اللہ امید ہے کہ دونوں جگہوں کا اجلاس تاریخی ہوگا۔ اس اجلاس کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے نقباء حضرات سے خصوصی رابطے کیے جا رہے ہیں، جہاں تنظیم نہیں ہے، وہاں تنظیم قائم کی جا رہی ہے، اس کے علاوہ علماء وائمہ، ذمہ داران مدارس، سماجی کارکنان اور دانشوران بھی اجلاس کی تیاری میں پورا تعاون دے رہے ہیں۔

## صوبہ اڈیشہ وجھارکھنڈ میں دورۂ وفد کی تیاری جاری

ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے ایک بیان میں فرمایا کہ حضرت امیر شریعت مدظلہ کے حسب ہدایت ماہ جنوری ٢٠١٩ء کے اخیر میں صوبہ اڈیشہ کے کٹک، جگت سنگھ پور اور بھونیشور اور صوبہ جھارکھنڈ کے ضلع گڈا میں وفد امارت شرعیہ کا دعوتی دورہ طے پایا ہے، رئیس المبلغین مولانا قمر انیس قاسمی صاحب دورۂ اڈیشہ اور مولانا سعود اللہ رحمانی و مولانا مزمل حسین قاسمی مبلغین امارت شرعیہ دورۂ جھارکھنڈ کی ترتیب و تیاری کا کام انجام دے رہے ہیں، یہ دورے وفد کی شکل میں کیے جائیں گے، جس میں امارت شرعیہ کے ذمہ دار علماء کرام شریک رہیں گے، دورے کا مقصد معاشرے میں دینی بیداری پیدا کرنا، تعلیمی تحریک کو آگے بڑھانا، معاشرتی اصلاح کی کوششوں کو درست کرنا، امارت شرعیہ کی خدمات، اس کے منصوبوں اور عزائم سے عوام وخواص کو واقف کرانا ہے۔ ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے ان اضلاع کے علماء وائمہ، نقباء امارت شرعیہ، مدارس کے ذمہ داران اور عام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ ان دونوں دعوتی دورے کو کامیاب اور بامقصد بنانے میں اپنا بھرپور تعاون دیں۔

## خادم الحجاج کے لیے آن لائن درخواست طلب، آخری تاریخ ١٤/جنوری

بہار ریاستی حج کمیٹی کے سی ای او جناب راشد حسین صاحب نے اخباری بیان کے ذریعہ خبر دی ہے کہ مرکزی حج کمیٹی آف انڈیا کے سرکولر نمبر 06 مورخہ ٢٨/دسمبر ٢٠١٨ء کے ذریعہ صوبہ بہار کے مرد وخواتین سرکاری ملازمین سے خادم الحجاج کے لیے آن لائن درخواست طلب کی ہے، خواہش مند حضرات حج کمیٹی آف انڈیا کے آفیشیل ویب سائٹ www.hajcommittee.gov.in پر لاگ ان کر کے درخواست جمع کر سکتے ہیں، خادم الحجاج کے لیے حج کمیٹی آف انڈیا کے ذریعہ جاری کردہ شرائط کا ہونا لازمی ہے، ان شرائط میں سے چند اہم شرائط یہ ہیں:

(١) درخواست دہندہ حج اور عمرہ کے امور اور مناسک حج کے متعلق معلومات رکھتا ہو اور خود حج یا عمرہ کر چکا ہو۔

(٢) درخواست دہندہ کی عمر یکم جولائی ٢٠١٩ء کو ٢٥/ سے ٥٨/سال کے درمیان ہو اور عربی زبان کا اچھا جانکار ہو۔ (٣) درخواست دہندہ کے پاس ١٤/جنوری ٢٠١٩ء یا اس سے قبل جاری کردہ مشین ریڈیبل پاسپورٹ ہو جس کی میعاد ٣١/جنوری ٢٠٢٠ء تک ہو۔ آن لائن درخواست جمع کرنے کی آخری تاریخ ١٤/جنوری ٢٠١٩ء تک ہے۔ آن لائن فارم پر کر لینے کے بعد اس کی ہارڈ کاپی مطلوبہ دستاویز کے ساتھ ریاستی حج کمیٹی کے دفتر میں جمع کر سکتے ہیں، درخواست کے ساتھ درخواست دہندہ کو ایمپلائر (EMPLOYER) کے ذریعہ NOC بھی منسلک کرنا ضروری ہے۔ NOC کا فارمیٹ حج کمیٹی کی ویب سائٹ یا حج ہاؤس کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے، درخواست کے ساتھ اس بات کا اقرار نامہ بھی دینا لازم ہوگا کہ اس سال ان کے کوئی بھی رشتے دار حج پر نہیں جا رہے ہیں، سعودی عرب میں کسی بھی معلم سے خادم الحجاج کے تعلقات نہ ہوں، خادم الحجاج دوران سفر چالیس دنوں تک عازمین حج کی خدمت پر مامور رہیں گے، مزید معلومات کے لیے فون نمبر 0612-2203315 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ بہار کے عازمین حج کی تربیت کے لیے ضلعی ٹریزس کے انتخاب کے لیے آن لائن درخواست مطلوب ہے، ضلعی ٹریزز کے انتخاب کے لیے ایسے افراد درخواست دینے کے اہل ہوں گے جو رواں سال یا پانچ سالوں کے درمیان حج کر چکے ہوں، انگلش، ہندی اور اردو زبان کے علاوہ علاقائی زبان میں مہارت رکھتے ہوں اور حج وعمرہ کی ادائیگی کی مکمل جانکاری رکھتے ہوں، ان کے خلاف کسی بھی عدالت میں مجرمانہ مقدمہ زیر التوا نہ ہو، دماغی وجسمانی طور پر صحت مند ہوں، جلسہ عام سے خطاب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ای میل و پیغام بھیجنے اور حاصل کرنے کے لیے کمپیوٹر کا استعمال کر سکتے ہوں۔

## وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کی تیاری شروع: امتحان کمیٹی کی میٹنگ ٣٠/جنوری کو

وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ مدارس اسلامیہ کے معیار تعلیم کو مزید بلند کرنے اور نصاب تعلیم اور نظام تعلیم میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے، وفاق سے ابتدائی، ثانوی اور اعلی درجات تک تعلیم دینے والے مدارس ملحق ہیں، جن کے سالانہ امتحان وفاق کے ماتحت ہوتے ہیں، سوالات کی ترتیب، کاپیوں کی جانچ اور نتائج امتحان کی ترسیل کا کام وفاق المدارس الاسلامیہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے، وفاق کے ذریعہ امتحان لینے کی وجہ سے طلبہ میں بین المدارس مسابقہ کا مزاج بنتا ہے، مقدار خواندگی کی تکمیل ہوتی ہے اور مدارس کو اپنے تعلیمی معیار کے جائزہ کا پورا پورا موقع ملتا ہے، ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس الاسلامیہ کے ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے ایک اخباری بیان میں کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم امیر شریعت بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کی راہنمائی وہدایات اور سرپرستی میں وفاق المدارس کا کام دن بدن منظم اور مستحکم ہوتا جا رہا ہے، مدارس اسلامیہ کی توجہ بھی تیزی سے بڑھی ہے، اور وفاق المدارس الاسلامیہ کی اہمیت وافادیت کا ادراک مدارس کے ذمہ داروں کو ہونے لگا ہے،، ناظم وفاق المدارس الاسلامیہ نے تمام ارکان امتحان کمیٹی سے گذارش کی ہے کہ وہ ٣٠/جنوری ٢٠١٩ء کو منعقد ہونے والی مٹنگ میں شریک ہوں اور اپنے مفید مشورہ سے نوازیں، توقع ہے کہ مٹنگ کی صدارت ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نائب صدر وفاق المدارس فرمائیں گے، مفتی صاحب نے وفاق سے ملحق تمام مدارس کے ذمہ داروں سے گذارش کی ہے کہ وہ اپنے مدارس میں تعلیم پانے والے طلبہ کی تعداد، مقدار خواندگی اور نگراں اور ممتحن بنائے جانے والے اساتذہ کا نام ان کی تعلیمی لیاقت کی تفصیلات جلد از جلد دفتر وفاق کو ارسال کر دیں، تا کہ مختلف مدارس میں بھیجے جانے والے نگراں اور ممتحنین حضرات کی فہرست کو آخری شکل دی جا سکے، ناظم وفاق نے امید ظاہر کی ہے کہ وفاق سے ملحق مدارس خصوصیت سے اس طرف توجہ دیں گے۔

Volume:57/67,Issue:01 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND

THE NAQUEEB WEEKLY

PHULWARI SHARIF,PATNA 801505

SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

طاقتیں تمہاری ہیں اور خدا ہمارا ہے
عکس پر نہ اتراؤ آئینہ ہمارا ہے
(منظر بھوپالی)

# تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ ارتداد کے دہانے پر

**عبدالرشید طلحہ نعمانی**

انسان پر اللہ تعالیٰ کے ان گنت احسانات اور انعامات ہیں، ان تمام نعمتوں میں سب سے عظیم اور مہتم بالشان نعمت ''ایمان'' کی نعمت ہے، روئے زمین پر نہ اس سے بڑھ کر کوئی اور نعمت موجود ہے نہ اس کے برابر۔ دنیا کی ہر نعمت ولذت، آسائش وسہولت، آرام وراحت چار روزہ اس مختصر زندگی کے ساتھ ختم ہوجائے گی؛ لیکن وہ نعمت جس کا ثمرہ دنیا میں سعادت واطمینان ہے اور اس کا اثر آخرت تک باقی رہتا ہے، وہ اسلام کی ہدایت ہے اور وہی سب سے بڑی نعمت ہے، جس سے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو نوازتا ہے۔ اسی اہمیت ومنزلت کے پیش نظر اس نعمت کو اپنی طرف منسوب کرکے اسے دوسری نعمتوں کے مقابلے میں شرف بخشا گیا، ارشاد باری ہے: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین اور اپنی نعمتوں کو مکمل کردیا اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔ (المائدۃ:۳) اور اسی نعمت پر اپنے خصوصی احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا: دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو۔ (الحجرات)

اس سے بڑی نعمت انسان پر اس منعم حقیقی کی اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ اسے تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے، وقتی تکلیفوں اور عارضی مصیبتوں سے دائمی نعمتوں اور ابدی راحتوں کی طرف بلاتا ہے اور اسے اس دین کی رہنمائی کرتا ہے جسے اس نے تمام ادیان و مذاہب کے درمیان منتخب فرمایا ہے۔ نعمت ایمان کا حامل گو حالات سے دوچار اور حوادث سے نڈھال ہو؛ مگر اللہ کا وعدہ ہے کہ جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی عطا کریں گے اور (آخرت میں) اُن کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے (سورۃ النحل:۹۷) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیک عمل کرنے والے ہر مرد وعورت کو دنیا میں پاکیزہ زندگی عطا کرنے اور آخرت میں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے؛ لیکن اس شرط پر کہ عمل کرنے والا، خواہ مرد ہو یا عورت، نعمت ایمان سے سرفراز ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا وآخرت کی کامرانی وکامیابی کے لیے ایمان ہی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ کے بہ قول: اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ایمان ہی ہمارے تمام اعمال کی اساس ہے، جس کے بغیر ہر عمل بے بنیاد ہے، وہ ہماری سیرابی کا اصلی سرچشمہ ہے، جس کے فقدان سے ہمارے کاموں کی حقیقت سراب سے زیادہ نہیں رہتی؛ کیونکہ وہ دیکھنے میں تو کام کے معلوم ہوتے ہیں؛ مگر روحانی اثر وفائدے سے خالی اور بے نتیجہ ہوتے ہیں، خدا کے وجود کا اقرار اور اس کی رضامندی کا حصول ہمارے اعمال کی غرض وغایت ہے، یہ نہ ہو تو ہمارے تمام کام بے نظام اور بے مقصد ہوکر رہ جائیں، وہ ہمارے دل کا نور ہے، وہ نہ ہو تو پوری زندگی تیرہ وتاریک نظر آئے اور ہمارے تمام کاموں کی بنیاد ریاء، نمائش، جاہ پسندی، خودغرضی اور شہرت طلبی وغیرہ کے ادنی جذبات اور پست محرکات کے سواء کچھ اور نہ رہ جائے۔ اس تمہیدی گفتگو سے ایمان کی عظمتِ شان اور جلالتِ مکان کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں، مختصر یہ کہ جہاں ایک طرف ایمان لانا اور دائرہ اسلام میں داخل ہونا، دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی کا ذریعہ، اندھیروں سے روشنی میں آنے کا سبب، دوزخ سے چھوٹنے اور جنت میں داخل ہونے کا وسیلہ ہے، وہیں دوسری طرف ایمان کے قلادے کو گلے سے نکال پھینکنا، خود کو زمانے کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا، نعمت ایمان کی ناقدری کرنا اور ارتداد کی راہ اختیار کرلینا، اتنا ہی بڑا جرم اور موجب مواخذہ عمل ہے۔

پچھلے چند ماہ سے اخبارات وسوشل میڈیا کے ذریعہ تعلیم یافتہ نوجوان طبقے میں ارتداد کی لہر دوڑنے اور دین اسلام کو خیرباد کہنے کے متعدد واقعات دیکھنے اور سننے کو مل رہے ہیں، پہلے نوجوان لڑکوں کے غیر مسلم لڑکیوں کے ساتھ معاشقے تبدیلیِ دین وملت کا سبب بنتے تھے؛ مگر اب بہ کثرت عصری تعلیم حاصل کرنے والی نوجوان مسلم لڑکیوں کے سلسلہ میں ارتداد کی خبریں مسلسل گشت کررہی ہیں، معتبر اطلاعات کے مطابق کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم مسلم لڑکیوں کے درمیان ایسے طلباء تیار کرکے چھوڑے جارہے ہیں جو درحقیقت آر ایس ایس کے ایجنٹ اور ان کے آلۂ کار ہیں، وہ اپنے جھوٹے عشق اور دام محبت میں الجھا کر مسلمان بچیوں کو دین سے برگشتہ کرنے کی سازش کررہے ہیں، کئی مقامات پر رونما ہونے والے متواتر واقعات نے ہر دردمند دل رکھنے والے مسلمان کو مکمل طور پر جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے کہ دشمنان دین وملت کس طرح ملت کے خلاف مورچہ کھولے ہوئے ہیں۔ پٹنہ سے لیکر ہریدوار تک اور دہلی سے لیکر آسام تک ارتداد اور دین بیزاری کی خوفناک لہر چلائی جارہی ہے۔ اسی طرح ممبئی، دہلی، حیدرآباد اور بنگلور جیسے بڑے شہروں میں دفتروں کے اندر مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے والی مسلم لڑکیوں کے سلسلہ میں بھی ارتداد کے متعدد واقعات روز بروز سامنے آتے جارہے ہیں جو وابستگان اسلام کے لیے لمحۂ فکریہ اور ہماری دینی حمیت کے لیے سوالیہ نشان ہیں۔

**بین مذہبی شادی، اسلام کی نظر میں:** کسی بھی غیر مسلم کے ساتھ شادی کرنا اور ازدواجی تعلق قائم کرنا کیسا ہے؟ اس میں اسلامی قانون کی کیسی خلاف ورزی پائی جاتی ہے؟ اور اس طرح کرنے والا دائرۂ اسلام میں رہتا ہے یا خارج ہوجاتا ہے؟ آیئے ہم اس سلسلہ میں کتاب وسنت سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں، چنانچہ غیر مسلم مرد سے نکاح کے بارے میں قرآن پاک کا صاف اور کھلا حکم موجود ہے: اور مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، یقیناً ایک مومن باندی کسی بھی مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ مشرک عورت تمہیں پسند آرہی ہو، اور اپنی عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کراؤ جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور یقیناً ایک مومن غلام کسی بھی مشرک مرد سے بہتر ہے خواہ وہ مشرک مرد تمہیں پسند آرہا ہو۔ یہ سب دوزخ کی طرف بلاتے ہیں جبکہ اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور اپنے احکام لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (سورۃ البقرۃ:۲۲۱).

یہ حکم کس قدر اہمیت کا حامل ہے اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ قرآن نے صرف حکم ہی بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا؛ بلکہ مومن مرد اور عورت کو جدا جدا خطاب کرکے منع کرنے کے ساتھ اس کی حکمت اور وجہ بھی بیان کردی۔ اول تو مشرک مرد وعورت سے نکاح کو اس وقت تک منع قرار دیا جب تک وہ ایمان قبول نہ کرلیں۔ پھر فوراً ہی فیصلہ کن انداز میں اس صورت کو بھی بیان کردیا کہ کافر ومشرک جاہ وجلال حسن وجمال اور حسب ونسب کے اعتبار سے تمہیں کتنا ہی پسند کیوں نہ آئے، اس کے مقابلے میں دنیاوی اعتبار سے کم حیثیت والا مومن ہی تمہارے لیے ہزار درجہ بہتر ہے۔ قرآن نے اپنے بلیغ اسلوب میں اس کو یوں بیان کیا: ﴿ایک مومن غلام اور باندی مشرک مرد وعورت سے بہتر ہے﴾۔ اس کی اصل حکمت یہ بیان کی کہ یہ کافر اور مشرک دوزخ اور جہنم میں لے جانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے ارشاد سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ اصل ناکامی اور کامیابی ہی یہی ہے؛ اس لیے اخیر میں شفقت بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا کہ یہ احکام صاف صاف اس لیے بیان کیے جاتے ہیں؛ تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اس اسلوب سے اس طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ مخاطب کے فائدے کے پیش نظر ہی مذکورہ حکم دیا گیا ہے۔

پتہ چلا کہ صدق دل سے اسلام قبول کرنے سے پہلے کسی غیر مسلم کا نکاح مسلمان خاتون کے ساتھ جائز نہیں، نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، ازدواجی تعلق حرام کاری کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے، ایمان جیسی قیمتی دولت کو جنسی خواہش کی بھینٹ چڑھا دینا اور غیر مسلم کی ہمہ وقت صحبت ومعیت اختیار کرکے اپنے دین وایمان کو خطرہ میں ڈالنا کس قدر سنگین جرم ہے کہ ایسی بدکاری کی حالت میں دین وایمان کا سلامت رہ جانا بھی دشوار ہے، اسی حالت میں موت آجانے کی صورت میں آخرت میں جو انجام ہوگا، اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، ایک مسلمان بندی اپنے خالق و مالک کے روبرو کس طرح کھڑی ہوگی اور اپنے اعمال وایمان کا کیا جواب اس کے پاس ہوگا؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کے طفیل ہمیں دین وایمان کی دولت ملی، انہوں نے ایک ایک امتی کے لیے کیسی کیسی دعائیں کیں، مسلمان بندی ان کو کیا منہ دکھائے گی، اپنے دین وایمان کو غارت کرنے کا کیا جواز وہ پیش کرسکے گی؟

**ارتداد کے بنیادی اسباب:** غور کیا جائے اور سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے تو اس برائی بلکہ بے حیائی کے بہت سارے اسباب ہیں؛ جن میں فحش وناجائز تعلقات پر مبنی ٹی وی سیریل، موبائیل کا غلط استعمال، مخلوط نظام تعلیم، ذاتی طور پر دینداری کی کمی اور مسلم گھرانوں میں دینی ماحول کا فقدان وغیرہ سرفہرست ہیں، آج عفت وعصمت، پاکیزگی و پاک دامنی کی کوئی فضیلت واہمیت دلوں میں باقی نہ رہی بلکہ عفت وعصمت کی قدروں کو پامال کرنا، ایک فیشن بن گیا اور جو شرم وحیاء اور عصمت کی بات کرے وہ ان لوگوں کی نظر میں دقیانوسی اور حالات زمانہ سے بے بہرہ اور تاریک خیال ٹھہرایا گیا۔ اخلاق وشرافت، تہذیب وانسانیت کی جگہ حیوانیت ودرندگی، دنائت وبدتہذیبی نے لے لی اور انسانیت واخلاق کی توہین کرنا، ایک محبوب مشغلہ بن گیا۔ آج ہمارے بچے یہ نہیں جانتے کہ ان کے مسلمان ہونے کا معنی کیا ہے؟ ہم مسلمان کیوں ہیں؟ ہم میں اور کافر میں کیا بنیادی فرق ہے؟ آج کی نسل طہارت کے موٹے موٹے مسائل بھی نہیں جانتی! ہمارے بچوں کو محرم ونامحرم کسے کہتے ہیں اس کی بھی تمیز نہیں! یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ کھانے کے لیے جینا اور جینے کے لیے کھانا ہمارا مقصد بن چکا ہے، ہمیں اپنے دین کی ترقی سے کوئی مطلب نہیں، والدین کو اولاد کی تربیت کا کوئی احساس نہیں، نوجوانوں کو اپنے دینی مستقبل کی کوئی فکر نہیں ہر شخص ذمہ داری کے احساس سے خالی ہے جب کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں: تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (متفق علیہ) (بقیہ صفحہ ۱۰ پر)



نقیب قیمت فی شمارہ -/6 روپے ششماہی -/200 روپے سالانہ -/300 روپے